بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صدقہ کے فضائل

اور

بکرے کا صدقہ



مصنف

مُفتی محمّد رضوان

ادارۂ غفران
راولپنڈی پاکستان

صدقہ کے فضائل اور بکرے کا صدقہ

مصنف
مفتی محمّد رضوان

ادارۂ غفران

صدقہ کے فضائل
اور
بکرے کا صدقہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی نے (ایمان کے علاوہ) کبھی خیر کا عمل نہیں کیا تھا، وہ لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا، پھر اپنے نمائندے (یعنی ملازم وخادم وغیرہ) سے کہہ دیا کرتا تھا کہ جو میسر ہو، وہ لے لو، اور جو میسر نہ ہو، وہ چھوڑ دو، اور درگزر کر دو، شاید کہ اللہ ہم سے درگزر کر دے، پھر جب وہ فوت ہو گیا، تو اللہ عزوجل سے اس سے فرمایا کہ کیا تو نے کبھی کوئی خیر کا عمل کیا ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں، سوائے اس کے کہ میرا ایک لڑکا (ملازم وغیرہ) تھا، اور میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا، پس جب میں اس کو قرض کے تقاضا کے لئے بھیجا کرتا تھا، تو اس سے یہ کہہ دیا کرتا تھا جو میسر ہو، وہ لے لو، اور جو میسر نہ ہو، وہ چھوڑ دو، اور درگزر کر دو، شاید کہ اللہ ہم سے درگزر کر دے، شاید کہ اللہ ہم سے درگزر کر دے، اللہ عزوجل نے فرمایا کہ میں نے تجھ سے درگزر کر دیا (مسند احمد)

ادارۂ غفران
راولپنڈی پاکستان

مؤلف کا مختصر تعارف

مفتی محمد رضوان صاحب

ابن حضرت حاجی محمد غفران خان صاحب رحمہ اللہ

پیدائش

۱۸/ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ

بمطابق 09 دسمبر 1968ء

فاضل ومفتی

درسِ نظامی وتخصص فی الافتاء

امامت وخطابت

جامع مسجد امیر معاویہ، کوہاٹی بازار،

راولپنڈی (1992ء تا 2014ء)

مناصب

بانی ومدیر: ادارہ غفران ٹرسٹ، راولپنڈی، پاکستان

مدیر: ماہنامہ "التبلیغ" راولپنڈی، پاکستان

ابتدائی اصلاحی تعلق

مسیح الامت حضرت مولانا محمد مسیح اللہ خان صاحب رحمہ اللہ

تصوف وطریقت میں خلافت واجازت

حضرت نواب محمد عشرت علیخان قیصر صاحب رحمہ اللہ

خلیفہ اجل: مسیح الامت حضرت مولانا محمد مسیح اللہ خان صاحب و مولانا فقیر محمد صاحب پشاوری رحمہما اللہ

و مولانا سید قاری بلال احمد صاحب

تصانیف

فضائل ومسائل، فقہ، معاشرت، اخلاق وتزکیہ وغیرہ کے مختلف موضوعات پر تقریباً 100 سے زائد کتب ورسائل

ادارہ غفران کا مختصر تعارف

ادارہ غفران کا قیام

شعبان المعظم ۱۴۱۹ھ دسمبر 1998ء

بانی ومدیر

مفتی محمد رضوان صاحب

سرپرست

حضرت نواب محمد عشرت علیخان قیصر صاحب رحمہ اللہ

وحضرت مولانا ڈاکٹر تنویر احمد خان صاحب رحمہ اللہ

ادارہ غفران میں قائم شعبے

دار الافتاء

شعبہ تصنیف وتالیف

شعبہ نشر واشاعت

مسجد ادارہ غفران

شعبہ حفظ وناظرہ (برائے طلبہ وطالبات)

ضروریات دین کورس (برائے طلبہ وطالبات)

تعمیر پاکستان سکول (برائے طلبہ وطالبات)

ماہنامہ "التبلیغ"

اصلاحی دروس

للہ لرćلرحیم

صدقہ ئل

à صدقہ

شر صدقہ پر ہو ئل ئد

صدقہ صو تیں

شر صدقہ مقاصد صدقہ شرئط

صدقہ میں جاÅ ï پابند نا

à مر جہ صدقہ شر Ö à صدقہ

کر نیت کر ﷲ ﷲ شر Ö

Î سے متعلق شر فقہی عد ضو بط

Ì ضو

لپنڈ پا

Â ہیں

ناð صدقہ ئل à صدقہ

ضو ì

Sعت 1427 S. 2010 سو 1437 ستمبر2016

224

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Ù

o لف

میں چیز Î یا کیا میں سے Î P بد

سا بد Î کہلا ہیں نما þ شریف کر

غیر

Î P سا Î کہلا ہیں

Î میں جہ ست سا سا جبی صدقا مثلاً

نہ قسم ¶ یگرعا صدقا Î ہی سے P

کھے ہیں

سنت میں صدقا ئل ئد ہیں

خر ئل ئد پنی) ہیں ہیں سی سا صدقا

نیا ئد ہیں خیر صدقہ کھے ہیں

ظا، کہ o ملہ ہویا صدقا نما طر صدقا

ہو لئے شر× شرئط + ہیں کرہی

صدقا خر نیا ئل ئد حاصل جانا

مگر شر سے È جہ سے سے صدقا خیر غیر

سے خر کر با جو صدقا خیر

ئل ئد سے نہ صر یہ کہ ہتے ہیں e قا نیکی بربا کیا

مصد جا ہیں

سی یک کڑ • à صد مرجہ طریقہ کہ شر صدقہ

نظر ند کر سے میں

باعث پنی طر سے پابندیا شرائط عائد کر ہیں کہ جہ سے ă جہ

مشقت پر پنی) ہی سا ہی صدقہ ئل ئد سے

e صو میں کہا ہیں

سی ضح کر لئے پہلے یک سالہ ترتیب یا کیا تھا جو سے

پہلے مر¾ؒ ہو] مر¾ ؒعت میں ٴید ضا ؒ

ہیں ؔ سنت ٴید خیر ؒ کہا حا یث تخر پر

کہا حا یث یا ہیؒ کہا حا یث یا میں

غیر سامنے یا نشاندہی کر تا کہ حا یث

یا پنے پنے جہ پر قا ہیں نہ ہو نکہ جو حا یث ضو یا شدید

نہ ہو e ہلکے جہ ہو حسن یا حسن جہ نہ ہو

ú | نز یک حد تک شرائط سا ہو جا ہیں

شرائط میں سے یک شر یہ کہ ثبو سنت ہو یقین نہ جا

گرچہ سی ð میں e شدید ضو حا یث

یا ضاحت ہو نقل کر یا جاتا سے متعد Æ

Ă ہیں & ضر

ئل È نا سے ð لگ سےؒ ہو_

اللہ تعا Ô = عطاٴ ئیں

ì ضو

24 لمبا 1437 جو 30 2016 بر جمعر

لپنڈ پا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صدقہ ئل ئد صوتیں

سب سے پہلے سنت میں حر ت شر صدقہ پر
مرتب ہو ئل ئد کر جا ہیں تا کہ،
حر سے پنے شو سا شر صدقہ ہتما کر

صدقہ میا سے

ی

میں للہ تعا ش کہ

وَأَنفِقُوا خَيرًا لِّأَنفُسِكُم وَمَن يُّوقَ شُحَّ نَفسِهٖ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (سورة التغابن، رقم الآية ١٦)

تر خر کر جو Y لئے جو کیا
پنے نفس حر سے یہ ہی میا پا ہیں سو
تغا

ی

ہی میں یک مقا پر للہ تعا ش کہ

وَمَنْ يُّوقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ(سورة الحشر، رقم الآية ٩)

تر جو کیا پنے نفس حر سے یہ ہی میا
پا ہیں سو حشر

| ، یر ضی للہ i سے یت کہ

أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ إِلٰى نِسَائِهٖ فَقُلْنَ: مَا مَعَنَا إِلَّا الْمَاءُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَّضُمُّ أَوْ

مِّنَ الْأَنْصَارِ: أَنَا، فَانْطَلَقَ بِهٖ إِلٰى امْرَأَتِهٖ،
هِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: مَا
عِنْدَنَا إِلَّا قُوْتُ صِبْيَـ ـالَ: هَيِّئِيْ طَعَامَكِ، وَأَصْبِحِيْ
سِرَاجَكِ، وَنَوِّمِيْ صِبْيَانَكِ إِذَا أَرَادُوْا عَشَاءً، فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا،
وَأَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا، وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا، ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصْلِحُ
سِرَاجَهَا فَأَطْفَأَتْهُ، فَجَعَـ ـلَانِ، فَبَاتَا طَاوِ
أَصْبَحَ غَدَا إِلٰى رَسُوْلِ ، فَقَالَ
اللّٰهُ اللَّيْلَةَ، أَوْ عَجِبَ وَيُؤْ
أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُ
الْمُفْلِحُوْنَ(بخاری)

تر یک - اللہ - پا یا پا
پنے عو پا لئے E
عو جو میں کہا کہ• پا صر پا
- اللہ فنM جو پاک
نصا میں سے یک کہا کہ میں کر نصا
پنی پا سے j پنی میں
اللہ- اللہ کر کر• نصا
• پا صر F پنے ã نا

سے معلو ہو کہ یاشدید شر نظر میں بر چیز مقا
میں صدقہ خیر کرنا چیز

| مہ ضی للہ i سے یت کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ وَأَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى (صحیح مسلم)

تر سو للہ - للہ یا کہ لئے
پنے پنے ہل ó ضر سے ئد صدقہ خیر طو
پر خر کر میں خیر لئے کر کھے میں شر
¶ یت پنے پا کھے پر تجھے ملا ۔ نہیں جا خر
کر میں کھیں ¶ لت کر ہیں پر
ینے کر ہا نیچے ہا سے

مسلم تر

سے معلو ہو کہ صدقہ خیر کرنا با خیر برکت بشر پنے پنے ہل
ó ضر یا جا میں سے کر

رقم الحديث ١٠٣٦ "٩٧"،كتاب الزكاة، باب بيان أن اليد العليا خير من اليد السفلى، سنن الترمذى،رقم الحديث ٢٣٤٣ .

(ولا تلام على كفاف) هو بفتح همزة أن ومعناه إن بذلت الفاضل عن حاجتك وحاجة عيالك فهو خير لك لبقاء ثوابه وإن أمسكته فهو شر لك لأنه إن أمسك عن الواجب استحق العقاب عليه وإن أمسك عن المندوب فقد نقص ثوابه وفوت مصلحة نفسه فى آخرته وهذا كله شر ومعنى لا تلام على كفاف أن قدر الحاجة لا لوم على صاحبه وهذا إذا لم يتوجه فى الكفاف حق شرعى كمن كان له نصاب زكوى ووجبت الزكاة بشروطها وهو محتاج إلى ذلك النصاب لكفافه وجب عليه إخراج الزكاة ويحصل كفايته من جهة مباحة ومعنى ابدأ بمن تعول أن العيال والقرابة أحق من الأجانب(شرح النووى علىٰ مسلم، ج٧ص١٢٧ ،كتاب الزكاة، باب بيان أن اليد العليا خير من اليد السفلى) بقیہ حا صفحے پر ملا ئیں

صدقہ کر مثا

| ، یہ ضی للہ i سے یت کہ

ضَـرَبَ رَسُـوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :مَثَلَ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ کَـمَثَلِ رَجُـلَیْـنِ عَلَیْھِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ أَیْدِیْھِمَا إِلٰی ثُـدَیِّھِمَا وَتَرَاقِیْھِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ کُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ انْبَسَطَتْ عَـنْـہُ حَتّٰی تُغَشِّیَ أَنَامِلَہٗ وَتَعْفُوَ أَثَرَہٗ وَجَعَلَ الْبَخِیْلُ کُلَّمَا ھَمَّ بِصَدَقَۃٍ قَلَصَتْ وَأَخَذَتْ کُلُّ حَلْقَۃٍ مَکَانَھَا قَالَ فَأَنَا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ -صَلَّی اللّٰـہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ -یَقُـوْلُ بِإِصْبَعِـہٖ فِیْ جَیْبِہٖ فَلَوْ رَأَیْتَہٗ یُوَسِّعُھَا وَلَا تَوَسَّعُ(صحیح مسلم)

تر سو للہ- للہ یاکہ کر صدقہ کر

مثا صفت X طر پر

ہیں جو جنگ پرœ جا ہیں میں ہا چھاتیو

میں میں جکڑ ہو ہو پھر جب صدقہ ینے صدقہ یتا

کشا ہو جا تنگی جکڑ بند ختم ہو جا

تک کہ نگلیو ھانپ لیتی

جسم سے کر یتی قد نشا جو مین پر

گز صفحے بقیہ حا

(ولا تلام علی کفاف) بالفتح وھو من الرزق القوت وھو ما کف عن الناس وأغنی عنھم، والمعنی: لا تذم علی حفظہ وإمساکہ أو علی تحصیلہ و کسبہ، ومفھومہ أنک إن حفظت أکثر من ذلک ولم تتصدق بما فضل عنک فأنت مذموم وبخیل وملوم(مرقاۃ المفاتیح، ج۴ص۱۳۰، کتاب الزکاۃ، باب الإنفاق وکراھیۃ الإمساک)

رقم الحدیث ۱۰۲۱، کتاب الزکاۃ، باب مثل المنفق والبخیل، بخاری، رقم الحدیث ۱۴۴۳.

ہو مٹا یتی حفاظت سا کیا O

ہو ہیں کر حا کہ جب صدقہ کر

کرتا تنگ ہوجا ، حلقہ پنی) ¶ لبا

ہیں کہ میں سو للہ - للہ پنے گریبا میں ہا

سے ٭ کر ہو تا کہ سے ہن میں تنگ

ہو تصویر جا گر ¾ › جا کہ [پنی

کشا کرنا چاہتا کشا نہیں ہو مسلم

حدیث سے صدقہ کر مقا میں کر

بر معلو ہو کہ صدقہ کر پنے عذ تنگی سے کرتا جاتا

کر پنے تنگی میں ' تا جاتا

(مثل البخيل والمتصدق) فى رواية البخيل والمنفق (كمثل) بزيادة الكاف أو مثل (رجلين عليهما جبتان) بضم الجيم وشد الموحدة وروى بنون أى درعان ورجح بقوله (من حديد) وادعى بعضهم أنه تصحيف والجبة الحصن وبها سمى الدرع لأنها تجن صاحبها أى تحصنه والجبة بموحدة ثوب معروف (من ثديهما) بضم المثلثة وكسر الدال المهملة ومثناة تحتية مشددة جمع ثدى كفلس (إلى تراقيهما) جمع ترقوة العظمين المشرفين فى أعلى الصدر (فأما المنفق فلا ينفق) شيئا (إلا سبغت) بفتح المهملة وموحدة مخففة وغين معجمة امتدت وعظمت (على جلده حتى تخفى) بضم المثناة الفوقية ومعجمة ساكنة وفاء مكسورة وفى رواية بجيم ونون أى تستر (بنانه) بفتح الموحدة ونونين أصابعه أو أنامله

شدید حر چیز میں سے

| نَ للہ ضی للہ i سے یت کہ

خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالشُّحِّ، أَمَرَهُمْ بِالْبُخْلِ فَبَخِلُوْا، وَأَمَرَهُمْ بِالْقَطِيْعَةِ فَقَطَعُوْا، وَأَمَرَهُمْ بِالْفُجُوْرِ فَفَجَرُوْا(سنن ابی داوٗد)

تر سو للہ- للہ خطبہ یا ٗ یا کہ پنے شدید

حر سے پس سے پہلے شدید حر

جہ سے ہلا ہو ہیں شدید حر نہیں کر

Ö یا نہو نہیں قطع تعلقی Ö یا نہو قطع تعلقی

نہیں فسق فجو حیا نا Ö یا نہو فسق فجو

سے معلو ہو کہ شدید محبت حر ہلاکت نیا میں فسا

خر میں عذ شدید جا محبت جہ سے قطع

تعلقی سے جھگڑ ہگڑ جیسی خصلتیں پید ہو ہیں

رقم الحديث ١٦٩٨، كتاب الزكاة، باب فى الشح.

قال شعيب الارنؤوط:

اسناده صحيح(حاشية سنن ابى داوٗد)

(والشح) الـذى هـو أشـد البـخل(التيسير بشرح الجامع الصغير ،للمناوى، ج ١، ص ٤٧١، حرف الثاء)

(إياكم والشح) الـذى هو قلة الإفضال بالمال فهو فى المال خاصة أو عام رديف البخل أو أشد وإذا صـحبـه حرص أو مع الواجب أو أكل مال الغير أو العمل بالمعاصى كما سبق (فإنما هلك من كان قبلكم) مـن الأمم (بالشح) كيف وهـو مـن سـوء الـظن بالله (أمرهم بالبخل فبخلوا) بـكسر الخاء (وأمرهم بالقطيعة) للرحم (فقطعوها) ومن قطعها قطع الله عنه رحمته وإفضاله (وأمرهم بالفجور)

بقیہ حا صفحے پر ملا ٔ ئیں

| جابر ﷺ اللہ رضی اللہ ¡ سے یت کہ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِتَّقُوا الظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاتَّقُوْا الشُّحَّ، فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَکَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، حَمَلَهُمْ عَلٰى أَنْ سَفَكُوْا دِمَاءَ هُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ(مسلم)

تر سو اللہ- اللہ یا کہ سے ã نکہ Ð -

™ شکل میں ظا، ہو جہ سے نہیں

طر طر اَ سامنا کرنا پڑ شدید حر

سے ã نکہ سے پہلے ہلا کر] شدید پس

میں نریز پر نہو جہ سے حر کر

مسلم

شدید نتیجہ میں نسا پرنا قبضہ (تا کرتا کہ

غیر جر اَ کرتا جہ سے نریز پید ہو Ê

یہ کہ صدقہ خیر ہتما جا

گز صفحے بقیہ حا

أی الـميـل عن القصد والسداد والإنبعاث فی المعاصی (ففجروا) أی أمـرهم بالزنا فزنوا والحاصل أن الشـح مـن جـميـع وجوهه يخالف الإيمان (أشحة علی الخير أولئک لم يؤمنوا) ومن ثم ورد لا يـجتـمـع الشح والإيمان فی قلب أبدا قال الماوردی :ويـنشأ عن الشح من الأخلاق المذمومة وإن [illegible] أخلاق ناهيک بـ[illegible] :الـحـرص والشـ[illegible] ء [illegible] منع الـحقوق [illegible] استقلال الكفاية وا[illegible] جة وهذ[illegible] ق ما بين ا[illegible] والشره وسو[illegible] عدم الثقة [illegible] هو أهل لها [illegible] الحـ[illegible] لأن نـ[illegible] لبخيل لا تـ[illegible] بفراق محبوبها و[illegible] الی تـ[illegible] مطلوبها و[illegible] إلی [illegible] وإذا آل [illegible] إلی مـا وصف مـ[illegible] مذمومة [illegible] لم يبق [illegible] خير [illegible] (فيض القدير [illegible]، تحت [illegible] الحديث [illegible] ٢)

[illegible] قم الحديث [illegible] ٥٦"٢٥ "كـ[illegible] بر والصلة و[illegible]، باب تـ[illegible] الظ[illegible]

مُنْجِيَاتٌ :الْعَـدْلُ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَالْقَصْدُ فِي الْغِنٰى وَالْفَاقَةِ، وَمَـخَـافَةُ اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ (المعجم الأوسط للطبرانی،رقم الحدیث ۵۴۵۲)

تر - للّٰہ یا کہ تین چیز ہلا کر ہیں یک

شدید حر پیر جا

کہ تبا جا Ā پنے بڑ جہ سے

عجب میں کرنا

تین چیز نجا ہیں یک ضا نا 9 شی Ċ

حالت میں عد نصا کھنا لد فاقہ

میانہ Ă کرنا Ā خفیہ Êنیہ، حالت میں للّٰہ

سے نا طر

طر حدیث g سا سے مر

قال المنذری:

رواه البزار واللفظ له والبيهقي وغيرهما وهو مروى عن جماعة من الصحابة وأسانيده وإن كان لا يسلم شيء منها من مقال فهو بمجموعها حسن إن شاء الله تعالى(الترغيب والترهيب، تحت رقم الحديث ۶۵۴، كتاب الصلاة)

وقال الالبانی:

وبالجملة فالحديث بمجموع هذه الطرق حسن على أقل الدرجات إن شاء الله تعالى، وبه جزم المنذری(سلسلة الأحاديث الصحيحة، تحت رقم الحديث ۱۸۰۲)

عن ابن عمر قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :ثلاث مهلكات، وثلاث منجيات، وثلاث كفارات، وثلاث درجات .فأما المهلكات :فشح مطاع، وهوى متبع، وإعجاب المرء بنفسه .وأما المنجيات :فالعدل فی الغضب، والرضى، والقصد فی الفقر، والغنى، وخشية الله فی السر، والعلانية .وأما الكفارات :فانتظار الصلاة بعد الصلاة، وإسباغ الوضوء فی السبرات، ونقل الأقدام إلى الجماعات .وأما الدرجات : فإطعام الطعام، وإفشاء السلام، وصلاة بالليل، والناس نيام(المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحديث ۵۷۵۴)

بقیہ حا صفحے پر ملا ئیں

سے معلو ہو کہ شدید حر نسا پیر کر نا

نسا ہلا کر چیز میں سے نیا میں فسا پید

ہوتا خر عذ شدید

گز صفحے بقیہ حا

قال المنذری:رواہ البزار واللفظ لہ والبیہقی وغیرہما وہو مروی عن جماعۃ من الصحابۃ وأسانیدہ وإن کان لا یسلم شیء منہا من مقال فہو بمجموعہا حسن إن شاء اللہ تعالی(الترغیب و الترہیب، ج ا ، ص ۱۷۴ ، کتاب الصلاۃ الترغیب فی الأذان وما جاء فی فضلہ)

(اتقوا الظلم) بأخذ مال الغیر بغیر حق أو التناول من عرضہ ونحو ذلک قال بعضہم :لیس شیء أقرب إلی تغییر النعم من الإقامۃ علی الظلم (فإن الظلم ظلمات یوم القیامۃ) فلا یہتدی الظالم یوم القیامۃ بسبب ظلمہ فی الدنیا فربما أوقع قدمہ فی وہدۃ فہو فی حفرۃ من حفر النار وإنما ینشأ الظلم من ظلمۃ القلب لأنہ لو استنار بنور الہدی تجنب سبل الردی فإذا سعی المتقون بنورہم الحاصل بسبب التقوی احتوشت ظلمات ظلم الظالم فغمرتہ فأعمتہ حتی لا یغنی عنہ ظلمہ شیئا . وفی خبر لابن مسعود "یؤتی بالظلمۃ فیوضعون فی تابوت من نار ثم یقذفون فیہا (واتقوا الشح) الذی ہو بخل مع حرص أو منع الواجب أو البخل بما فی ید الغیر أو غیر ذلک وقال الزمخشری : بالضم والکسر أی والضم أفصح اللوم وأن تکون نفسہ کزیزۃ حریصۃ والبخل أعم فقد یکون بخل ولا شح ثمۃ ولا ینعکس قال الطیبی :فالبخل مطلق المنع والشح المنع مع ظلم وعطف الشح الذی ہو نوع من أنواع الظلم اشعارا بأن الشح أعظم أنواعہ لأنہ من نتائج حب الدنیا ولذاتہا ومن ثم وجہہ بقولہ (فإن الشح) بتثلیث الشین (أہلک من کان قبلکم) من الأمم (وحملہم علی أن سفکوا دماء ہم) أی اسالوہا بالقوۃ الغضبیۃ بخلا بالمال وحرصا علی الاستئثار بہ (واستحلوا محارمہم) أی استباحوا نساء ہم أو ما حرم اللہ من أموالہم وغیرہا وہذا علی سبیل الاستئناف فإن استحلال المحارم جامع لجمیع أنواع الظلم وعطفہ علی سفک الدماء عطف عام علی خاص عکس الأول والسفک کما قال الحرانی سکب بسطوۃ وقال القاضی السفک والکسب والسبک والسفح والشن أنواع من الصب فالسفک یقال فی الدم والسکب فی الدمع والسبک فی الجواہر المذابۃ والسفح فی الصب من أعلی والشن فی الصب من فم القربۃ انتہی وإنما کان الشح سبب ما ذکر لأن فی بذل المال والمواساۃ تحابیا وتواصلا وفی الإمساک تہاجر وتقاطع وذلک یجر إلی تشاجر وتغادر من سفک الدماء واستباحۃ المحارم .ومن السیاق عرف أن مقصود الحدیث بالذات ذکر الشح وذکر الظلم توطئۃ وتمہیدا لذکرہ وأبرزہ فی ہذا الترکیب إیذانا بشدۃ قبح الشح وأنہ یفضی بصاحبہ إلی أفظع المفاسد حیث جعلہ حاملا علی سفک الدماء الذی ہو أعظم الأفعال الذمیمۃ وأخبث العواقب الوخیمۃ (ومن یوق شح نفسہ فأولئک ہو المفلحون) قال بعض العارفین :الشح مسابقۃ قدر اللہ ومن سابق قدر اللہ سبق ومغالبۃ للہ ومن غالب الحق غلب وذلک لأن الحریص یرید أن ینال ما لم یقدر لہ فعقوبتہ فی الدنیا الحرمان وفی الآخرۃ الخسران(فیض القدیر للمناوی، تحت رقم الحدیث ۱۳۶)

ا [redacted] عا ضی للہ j سے یت کہ

[redacted] لّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِالْيَقِيْنِ

[redacted] لُ فَسَادِهَا بِالْبُخْلِ وَالْأَمَلِ (شعب الایمان للبیہقی)

[redacted] ـ للہ یا کہ ـ پہلی & یقین

[redacted]

شدید یک میں ہونا

۱ ، یر ضی للہ i سے یت کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدُخَانُ جَھَنَّمَ فِیْ جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا، وَلَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِیْمَانُ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا(سنن النسائی)

تر سو للہ - للہ ٔ یا کہ للہ جہنم

بند ½ میں کبھی نہیں ہوسکے نہ ہی شدید

حر چیز بند میں کبھی ہوسکے ہیں

نسا مسند حمد

یہ کہ سا شدید حر ہونا نہیں

گز صفحے بقیہ حا

بالطواف قد نحل جسمه واصفر لونه فسلم علی واستقرأنی السورة فلما بلغت (وفی السماء رزقکم) صاح وقال :قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فهل وجدتم غیر هذا فقرأت (فورب السماء والأرض إنه لحق) فصاح وقال :سبحان الله من ذا الذی أغضب الجلیل حتی حلف؟ قالها ثلاثا فخرجت معها روحه .قال الحکماء :الجاهل یعتمد علی الأمل والعاقل یعتمد علی العمل وقال بعضهم :الأمل کالسراب غر من رآه وخاب من رجاه قیل :إن قصر الأمل حقیقة الزهد ولیس کذلک بل هو سبب لأن من قصر أمله زهد ویتولد من طول الأمل الکسل عن الطاعة والتسویف بالتوبة والرغبة فی الدنیا ونسیان الآخرة وقسوة القلب لأن رقته وصفاء نمائه یقع بتذکر الموت والقبر والثواب والعقاب وأحوال القیامة ومن قصر أمله قل همه وتنور قلبه لأنه إذا استحضر الموت اجتهد فی الطاعة ورضی بما قل .وقال ابن الجوزی :الأمل مذموم إلا للعلماء فلولاه ما صنفوا(فیض القدیر للمناوی، تحت رقم الحدیث ۵۱۱۲)

رقم الحدیث ۳۱۱۰، کتاب الجهاد، باب فضل من عمل فی سبیل الله علی قدمه، مسند احمد، رقم الحدیث ۹۶۹۳.

قال شعیب الارنؤوط:صحیح بطرقه وشواهده(حاشیة مسند احمد)

(لا یجتمع الشح والإیمان ") أی :الکامل، أو أرید بهما الزجر والتهدید(مرقاة المفاتیح، ج۴ص۱۳۲۴، کتاب الزکاة، باب الإنفاق وکراهیة الإمساک)

شدید حر P نفا سے

- للہ یک ضی للہ i سے یت کہ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْحَيَاءَ، وَالْعَفَافَ، وَالْعَيَّ، عَيَّ اللِّسَانِ، لَا عَيَّ الْقَلْبِ وَالْفِقْهَ مِنَ الْإِيْمَانِ، وَهُنَّ مِمَّا يَزِدْنَ فِي الْآخِرَةِ، وَيَنْقُصْنَ مِنَ الدُّنْيَا، وَمَا يَزِدْنَ فِي الْآخِرَةِ أَكْثَرُ، وَإِنَّ الْبَذَاءَ، وَالْجَفَاءَ، وَالشُّحَّ، مِنَ النِّفَاقِ، وَهُنَّ مِمَّا يَزِدْنَ فِي الدُّنْيَا، وَيُنْقِصْنَ فِي الْآخِرَةِ، وَمَا يَنْقُصْنَ فِي الْآخِرَةِ أَكْثَرُ (سنن الدارمی)

تر سو للہ- للہ یا کہ حیا عفت پا با خا شی نہ کہ ›

ند بصیر نہ کہ ظا، نا P سے یہ چیز خر میں جا مرتب میں بڑھنے پھلنے پھو ہیں نیا ظا، منا میں نا تا ہیں جو چیز

رقم الحديث ۵۲۶، باب من رخص فى كتابة العلم.

قال حسين سليم اسد الدارانى:

إسناده صحيح(حاشية سنن الدارمى)

و قال الالبانى:

قلت :هذا إسناد جيد، رجاله ثقات رجال البخارى؛ غير المثنى هذا، وثقه جمع منهم ابن حبان ۵۰۳/۷ ، وسقط ذكره فى "التهذيبين ."وقال أبو حاتم " :صالح الحديث ."وقال الحافظ فى "التقريب ":"ليس به بأس ."ثم روى الدارمى بإسناده المذكور عن أبى أسامة :حدثنى سليمان بن المغيرة قال :قال أبو قلابة: خرج علينا عمر بن عبد العزيز لصلاة الظهر ومعه قرطاس، ثم خرج علينا لصلاة العصر وهو معه، فقلت له :يا أمير المؤمنين! ما هذا الكتاب؟ قال :حديث حدثنى به عون بن عبد الله؛ فأعجبنى؛ فكتبته؛ فإذا فيه هذا الحديث .قلت :وهذا إسناد صحيح على شرط البخارى(سلسلة الاحاديث الصحيحة، تحت رقم الحديث ۳۳۸۱)

خر میں جا غیر میں یا بڑ تر ہو یا
ہو چا بد جفا شدید P نفا سے یہ
چیز میں سے جو نیا ظا، منا میں ضافہ تر بڑ تر
ہیں خر میں کر ? ہیں
جو چیز خر میں کر ہیں فسو یا ہیں

سے معلو ہو کہ شدید حر P نفا سے شدید
یہ کہ میں محبت حر ہو کہ ناجائز جا طریقہ پر
مثلاً کہ Æ ملا نا میں کی غیر طریقو سے جا
چیز للہ حفاظت

سے پنا طلب کر Ö

| ضی للہ i سے یت کہ نہو یا کہ

تَعَوَّذُوا بِكَلِمَاتٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ

(ثلاث من الإيمان) أى من قواعد الإيمان وشواهد أهله (الحياء) بحاء مهملة ومثناة تحتية (والعفاف والعى) والمراد به (عى اللسان) عن الكلام عند الخصام (غير عى الفقه) أى الفهم فى الدين (والعلم) فإن العى عنهما ليس من أصل الإيمان بل محض النقص والخسران (وهن مما ينقصن من الدنيا) لأن أكثر الناس لا حياء عندهم فمن استحيا معهم ضيعوه والعفاف ليس من شأنهم فمن قصر منهم فى الخصام خصموه (و) هن (يزدن فى الآخرة) أى فى عمل الآخرة الذى لا معول عند كل ذى لب إلا عليه (وما يزدن فى الآخرة أكثر مما ينقصن من الدنيا) (وللآخرة خير لك من الأولى) (وثلاث من النفاق) أى من علامات النفاق وشأن أهله (البذاء والفحش) فى القول والفعل (والشح) الذى هو أشد البخل (وهن مما يزدن فى الدنيا) لكونهن طباع أهلها (وينقصن من الآخرة) لما فيهن من الوزر وارتكاب الإصر (وما ينقصن من الآخرة أكثر مما يزدن فى الدنيا) (فيض القدير للمناوى، تحت رقم الحديث ٣٤٧٤)

أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ الْقَبْرِ (بخاری)

تر پنا طلب کر سے - للہ

پنا طلب کر - للہ

مر تے صدقہ • کرنا

سو Æ میں للہ تعا ش کہ

وَاَنۡفِقُوۡا مِنۡ مَّا رَزَقۡنٰکُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَ اَحَدَکُمُ الۡمَوۡتُ فَیَقُوۡلَ رَبِّ لَوۡ لَاۤ اَخَّرۡتَنِیۡۤ اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیۡبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَکُنۡ مِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ (سورة المنافقون، رقم الآية ١٠)

تر خر کر میں سے جو یا سے پہلے کہ
میں سے پھر کہے کہ میر نہ مہلت
تھو سے تے لئے تا کہ میں صدقہ کر یتا ہو جاتا میں نیک
کر میں سے سو Æ

یت سے معلو ہو کہ صدقہ نہ کر تے صدقہ کر مہلت طلب کر ہیں مگر جب ند تے ہو جا پھر مہلت نہیں ملا کر

لئے ند قد کر ہو سے پہلے صدقہ ہتما کرنا چاہئے

صدقہ پر جر سا سو کنا تک ہوتا

ی سنت سے معلو ہوتا کہ للہ تعا طر سے شر صدقہ سا سو کنا تک بڑھا کر عطا جاتا

(وأنفقوا) في الزكاة (من ما رزقناكم من قبل أن يأتي أحدكم الموت فيقول رب لولا) بمعنى هلا ، أو لا زائدة ولو للتمني (أخرتني إلى أجل قريب فأصدق) بإدغام التاء في الأصل في الصاد أتصدّق بالزكاة (وأكن من الصالحين) بأن أحج، قال ابن عباس رضي الله عنهما: ما قصر أحد في الزكاة والحج إلا سأل الرجعة عند الموت (تفسير الجلالين، سورة المنافقون، رقم الآية ١٠)

چنا [redacted]

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ [redacted]

سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللهُ یُضَاعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ [redacted] عٌ

عَلِیْمٌ (سورة البقرة، رقم الآیة ۲۶۱)

تر مثا جوخر کر ہیں پنے للّٰہ [redacted] ں

مثا یک نہ سا با ، با میں سو

للّٰہ ضافہ کر یتا لئے چاہتا للّٰہ سعت بڑ

سو

فائد یت سے للّٰہ میں خر کر صدقہ کر معلو

ہو کہ للّٰہ تعا یا بڑھا چڑھا کر عطا تا جو کہ سو کا تک

ہوتا طر یک سے سا با ، با میں سو ہو عہ

سا سو بنتا سی طر للّٰہ تعا صدقہ پر سا سو کا تک بڑھا کر عطا تا

صدقہ للّٰہ بڑھاتا

[redacted] سنت ہی سے یہ معلو ہوتا کہ شر صدقا للّٰہ یا بڑھا

(مثل) صفة نفقات (الذین ینفقون أموالهم فی سبیل الله) أی طاعته (کمثل حبة أنبتت سبع سنابل فی کل سنبلة مائة حبة فکذلک نفقاتهم تضاعف لسبعمائة ضعف (والله یضاعف) أکثر من ذلک (لمن یشاء والله واسع) فضله (علیم) بمن یستحق المضاعفة(تفسیر الجلالین، سورة البقرة، رقم الآیة ۲۶۱)

مثل الذین ینفقون أموالهم فی سبیل الله قیل أراد به الإنفاق فی الجهاد وقیل هو الإنفاق فی جمیع أبواب الخیر ووجوه البر فیدخل فیه الواجب والتطوع وفیه إضمار تقدیره مثل صدقات الذین ینفقون أموالهم فی سبیل الله کمثل حبة أی کمثل زارع حبة أنبتت یعنی أخرجت تلک الحبة سبع سنابل جمع سنبلة فی کل سنبلة مائة حبة (تفسیر الخازن، ج ۱ ص ۱۹۸، سورة البقرة، رقم الآیة

صدقہ سے میں کمی نہیں e برکت ہو

| ، یر ضی للہ i سے یت کہ

أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ یَوْمٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْهِ إِلَّا مَلَکَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ أَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَیَقُوْلُ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا (بخاری)

تر - للہ یا کہ نہیں ہوتا میں
بند کر ہو مگر، للہ تعا طر سے تر
ہیں میں سے یک H کہ للہ خر کر بد
عطا کیجئے جو صدقہ غیر طو پر خر کر بدلہ میں
H کہ للہ خر نہ کر
é ضا کیجئے مسلم

سے معلو ہو کہ صدقہ خیر کر میں برکت عطا جا
بر کر میں بر₵ جا شکلو میں
ضا جاتا مثلاً کما ہو میں خر ہوجاتا یا پھر ï خر میں لگ جاتا یا
پھر یا حا شہ غیر پیش جاتا میں بڑ Z خر ہوجاتا

| ، یر ضی للہ i سے یت کہ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ أَنْفِقْ یَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَیْکَ (بخاری)

رقم الحدیث ۱۳۵۱، کتاب الزکاۃ، باب قول اللہ تعالی فأما من أعطی واتقی وصدق بالحسنی، مسلم، رقم الحدیث ۱۰۱۰"۵۷"

رقم الحدیث ۵۳۵۲، کتاب النفقات، باب فضل النفقة علی الأهل، صحیح مسلم رقم الحدیث ۹۹۳"۳٦)

تر سو للہ- للہ ٰ یا کہ للہ ٰ یا کہ
للہ Ö مطا خر کر نتیجہ میں میں تجھ پر خر کر

سے معلو ہو کہ شر صدقہ خیر کر سے للہ تعا یا عطا ٰ تا
صدقہ خیر کر سے میں برکت ہو

، یر ضی للہ i سے یت کہ

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ، إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ (مسلم)

تر سو للہ- للہ ٰ یا کہ صدقہ میں کمی نہیں کرتا جو
بند سے گز کرتا للہ عز یا ٰ تا جو
للہ لئے ضع عاجز کرتا للہ بلند ٰ تا

مسلم

نٖ لرĆ عو ضی للہ i سے یت کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ إِنْ كُنْتُ لَحَالِفًا عَلَيْهِنَّ: لَا يَنْقُصُ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ فَتَصَدَّقُوْا، وَلَا يَعْفُوْ رَجُلٌ عَنْ مَظْلِمَةٍ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَفْتَحُ رَجُلٌ عَلٰى نَفْسِهٖ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ (مسند ابى يعلىٰ الموصلى)

رقم الحديث ٢٥٨٨ "٦٩" كتاب البر والصلة والآداب، باب استحباب العفو والتواضع.
رقم الحديث ٨٤٩، مسند احمد، رقم الحديث ١٦٧٤.

بقیہ حا صفحے پر ملا ٰ ئیں

تر سو للہ- للہ یا کہ تین چیز ہیں قسم

کہ قبضہ میں ا جا میں پر قسم تا ہو یک یہ کہ

میں صدقہ سے کمی نہیں صدقہ یا کر یہ کہ جو

للہ ضا حاصل کر سے o کر یتا للہ

Ð - بلند عز عطا تا Ă یہ کہ جو پنے

پر سو کر بھیک غیر C کھو پر للہ فقر فاقہ

تنگ # کھو یتا مسند حمد

حدیث سے معلو ہو کہ صدقہ خیر کر سے میں کمی نہیں نسا یک

طر سے صدقہ خیر میں خر کرتا طر للہ تعا یا بدیر نہ

شکل میں عطا یتا یا جو میں خیر برکت عطا یتا

کہ جو سی ضر یا میں ' ہوتا خر

بقیہ حا صفحہ گز

قال شعيب الارنؤوط:

حسن لغيره، وهذا إسناد ضعيف لجهالة ... هل فلسطين، وعمر بن أبي سلمة -وهو

ليس بالقوي يكتب حديثه ولا يحتج .

میں# بند طر Ôکرتا جوکہ پنی

مطا خر کرتا پنے سے نہیں تا نہ ہی , کرتا نہ

ہی میں للہ تعا سمجھتا یہ بند پنی نیت مطا ,

پاتا کیا با Ä بر بر تر

حدیث سے معلو ہو کہ صدقا سے میں کمی نہیں گر پا

صدقہ کر نہ ہو مگر • کر نہیں جو لت

صدقہ خیر نیک میں خر نہیں کرتا e کیا ہو میں خر کرتا للہ

نظر میں بدتر ہوتا

| ، یرضی للہ i سے یت کہ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ بَیْنَا رَجُلٌ بِفَلاۃٍ مِّنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِیْ سَحَابَۃٍ اَسْقِ حَدِیْقَۃَ فُلاَنٍ. فَتَنَحّٰی ذٰلِکَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَہُ فِیْ حَرَّۃٍ فَإِذَا شَرْجَۃٌ مِنْ تِلْکَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِکَ الْمَاءَ کُلَّہُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِیْ حَدِیْقَتِہٖ یُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِہٖ فَقَالَ لَہُ یَا عَبْدَ اللّٰہِ مَا اِسْمُکَ قَالَ فُلاَنٌ. لِلاِسْمِ الَّذِیْ سَمِعَ فِی السَّحَابَۃِ فَقَالَ لَہُ یَا عَبْدَ اللّٰہِ لِمَ تَسْأَلُنِیْ عَنِ اسْمِیْ فَقَالَ إِنِّیْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِی السَّحَابِ الَّذِیْ ھٰذَا مَاؤُہُ یَقُوْلُ اَسْقِ حَدِیْقَۃَ فُلاَنٍ لِإِسْمِکَ فَمَا تَصْنَعُ فِیْھَا قَالَ أَمَّا إِذَا قُلْتَ ھٰذَا فَإِنِّیْ أَنْظُرُ إِلٰی مَا یَخْرُجُ مِنْھَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِہٖ وَآکُلُ أَنَا وَعِیَالِیْ ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِیْھَا ثُلُثَہُ (صحیح مسلم)

تر - للہ یا کہ میں تھا چانک

رقم الحدیث ۲۹۸۴"۴۵" کتاب الزھد والرقائق، باب الصدقة فی المساکین.

با میں یہ کہ# با پا سا

با چلا یک ^ یلی مین میں پا برسا سب پا یک نا

میں ہوکر چلا یہ پا پیچھے ہا کر

کہ یک پنے با پا سے کر ہا با

سے چھا کہ للہ بند نا ہی نا یا

جو با میں تھا پھر با سےسو کہ للہ

بند میر نا چھتے ہو جو میں کہا کہ میں با

میں سے یہ پا برسا یک کہ نا کرکہا کہ با

پا با میں Ô کر ہوکہ قد

کہا جب یہ با ہی میں پید ہو

میں سے یک تہا خیر کر یتا ہو یک تہا پنے لئے با ã

لئے لسا ہو یک تہا پھر سی با میں یتا ہو مسلم

حدیث سے معلو ہو کہ صدقہ کر سے للہ تعا میں برکت عطا ٰ تا

حفاظت ٰ تا جو کہ شکلو میں ہو طر بند

جہ نہیں ہو

خلاصہ یہ کہ صدقہ کر سے میں کمی نہیں e للہ تعا برکت سے یا

عطا ٰ تا بر کر سے میں بر¢ ضاعت

(فأتصدق بثلثه) بضم أوليه فى الأفصح، ويجوز تسكين ثانيه تخفيفاً زيادة فى التقرب إلى الله سبحانه وتعالى، وإلا فالواجب فى شريعتنا فى النصاب من ذلک العشر تارة ونصفه أخرى (وآكل أنا وعيالى) أى أعولهم من أهل وولد وزوجة وخادم وغير ذلک (ثلثاً وأرد فيها ثلثه) أى ثلث الخارج(دليل الفالحين لطرق رياض الصالحين، ج۴ص۵۴۸،باب الكرم والجود)

صدقہ (

| حسن للہ سے مر یت کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَصِّنُوْا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ، وَدَاوُوْا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ، وَاسْتَقْبِلُوْا أَمْوَاجَ الْبَلَاءِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ (مراسيل ابى داؤد ،رقم الحديث ۱۰۵ ،ص۱۲۷ ، باب فى الزكاة)

تر سو للہ- للہ یا کہ پنے سے

کر پنے(صدقہ سے Ê کر ă

جو عا تضر للہ حضو گڑگڑ سے سامنا

کر مر

یت | حسن للہ سے مر مر | للہ

تابعی ہیں / میا 1 ضی للہ i کرنہیں e بر

ست سو للہ- للہ سے یت نظر |

حدیث یا

سے | طر مرسل حدیث u سمجھتے ہیں لئے

نز یک یہ حدیث قا ہو

قال المنذرى:

رواه أبو داود فى المراسيل ورواه الطبرانى والبيهقى وغيرهما عن جماعة من الصحابة مرفوعا متصلا والمرسل أشبه (الترغيب والترهيب، تحت رقم الحديث ۱۱۱۲ ، كتاب الصدقات الترغيب فى أداء الزكاة وتأكيد وجوبها)

وقال الالبانى:

حسن لغيره (صحيح الترغيب والترهيب،حواله بالا)

ينقسم المرسل إلى أربعة أقسام هى:

بقیہ حا صفحے پر ملا ئیں

طر | ' جند | مہ ضی اللہ

سے مر حا یث میں یا ¥ |

یا مگر پہلی

معلو ہو کہ صدقہ سے(Ê ہوتا

گز صفحے بقیہحا

العمى البصرى، ببغداد، حدثنا طالوت بن عباد، حدثنا فضال بن جبير، عن أبى أمامة، قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " :حصنوا أموالكم بالزكاة، وداووا مرضاكم بالصدقة، واستقبلوا أمواج البلاء بالدعاء " (شعب الإيمان، رقم الحديث ۳۲۷۹، كتاب الزكاة، فصل فيمن أتاه الله مالا من غير مسألة)

قال البيهقى: فضال بن جبير صاحب مناكير (شعب الايمان، حواله بالا)

عن عبادة بن الصامت، قال :أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو قاعد فى الحطيم بمكة ,فقيل :يا رسول الله أتى على مال فلان نسيف البحر فذهب به فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم :ما تلف مال فى بحر ولا بر إلا بمنع الزكاة فحرزوا أموالكم بالزكاة ,وداووا مرضاكم بالصدقة ,وادفعوا عنكم طوارق البلاء بالدعاء ,فإن الدعاء ينفع مما نزل ومما لم ينزل ,ما نزل يكشفه وما لم ينزل يحبسه(مسند الشاميين للطبرانى رقم الحديث ۱۸ ،الدعاء للطبرانى رقم الحديث ۳۰)

وقال أبو حذيفة، نبيل بن منصور بن يعقوب بن سلطان البصارة الكويتى:

وأما حديث عبادة بن الصامت فأخرجه الطبرانى فى "مسند الشاميين(۱۸) "وفى "الدعاء (۳۴) "وابن عساكر فى "معجم الشيوخ(۱۵۴۴) "من طريق هشام بن عمار الدمشقى ثنا أبو الضحاك عراک بن خالد بن يزيد بن صالح بن صبيح المُزنى ثنى أبى قال :سمعت إبراهيم بن أبى عبلة العقيلى يحدث عن عبادة قال :أتى رسول الله -صلى الله عليه وسلم -وهو قاعد فى ظل الحطيم بمكة، فقيل :يا رسول الله، أتى على مال أبى فلان بسيف البحر فذهب به، فقال رسول الله -صلى الله عليه وسلم " -ما تلف مال فى بَرٍّ ولا بحر إلا بمنع الزكاة، فحرزوا أموالكم بالزكاة، وداووا مرضاكم بالصدقة، وادفعوا عنكم طوارق البلاء بالدعاء ، فإنّ الدعاء ينفع مما نزل، ومما لم ينزل، ما نزل يكشفه، وما لم ينزل يحبسه"

قال الطبرانى :إبراهيم بن أبى عبلة لم يسمع من عبادة بن الصامت"

وقال ابن عساكر :غريب، وإبراهيم لم يدرک عبادة"

وقال أبو حاتم :هذا حديث منكر، وإبراهيم لم يدرک عبادة، وعراک منكر الحديث، وأبوه خالد بن يزيد أوثق منه وهو صدوق "العلل ۱/۲۲۰-۲۲۱ (انيس السارى فى تخريج احاديث فتح البارى، ج۲، ص ۱۴۸۴، حرف الهمزة)

وقال العجلونى:

(حصنوا أمولكم بالزكاة ، وداووا مرضاكم بالصدقة ، وأعدوا للبلاء الدعاء) قال ابن الغرس ضعيف ، لكن ورد له شواهد ، وقال فى المقاصد رواه الطبرانى وأبو نعيم والعسكرى والقضاعى عن ابن مسعود مرفوعا ، وللطبرانى فى الدعاء عن عبادة بن

بقیہحا صفحے پرملا ئیں

یہ یہ ،گزنہیں کہ(پرÊ o نہ جا e یہ

کہ جائزتد کر سا سا صدقہ ہتما جا

صدقہ سے تجا میں* با قسمو ¶

خرید خت تے جوï باتیں غیر* ہوجا ہیں

ہو جھو نہ

جاتا تھا سی • پا سو للہ - للہ

تشریف • سے نا جو پہلے سے پنانا ہو

تھا ٘ یا کہ تاجر (عت خرید ٘ خت میں باتیں قسم

ش ہوجا میں صدقہ ٗ کر کر مسند حمد

خرید ٘ خت ت با یاÔ سے ï باتیں حر ہو

ہوتا سے تاجر پنی با پریقین لئےú سے

ہیں گرچہ جھو پر مشتمل نہ ہو e پر مبنی ہو میں

ضر ăضر خیا نہیں جاتا

قسم فعا þ لئے سو للہ - للہ صدقہ Ô

تجویز ٘ یا نکہ صدقہ Ô مبا Ô سے قسم

غیرضر با þ ہوجا

سے معلو ہو کہ چھو بڑ ، طر تاجر میں یڑھی چھا

ہیں پنی = صدقہ خیر خا طو پر ہتما کرنا

چاہئے

مسکین یتیم } کر

ی

میں للہ تعا ٗ کہ

إِنَّ الْأَبْـرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا .عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا . يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ

("فشوبوه ") بضم أوله، أى اخلطوا ما ذكره من اللغو والحلف ")بالصدقة) : فإنها تطفىء غضب الرب، وأن الحسنات يذهبن السيئات، كذا قيل(مرقاة المفاتيح، ج٥ص١٩١٠، كتاب البيوع، باب المساهلة فى المعاملة)

مُسۡتَطِيۡرًا .وَيُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسۡكِيۡنًا وَّيَتِيۡمًا وَّاَسِيۡرًا .اِنَّمَا نُطۡعِمُكُمۡ لِوَجۡهِ اللّٰهِ لَا نُرِيۡدُ مِنۡكُمۡ جَزَآءً وَّلَا شُكُوۡرًا (سورة الانسان، رقم الآيات ۵ الیٰ ۹)

تر شک نیک پئیں پیا سے میں میز ہو

کہ پئیں سے للہ بند نہر سے

کر ہیں پنی ہیں سے کہ ہو

شر ہو ہیں نا للہ محبت پر مسکین یتیم

} ہیں کہ ہیں للہ ضا لئے نہیں

کھے سے بدلہ نہ شکرگز ہنے سو نسا

یہ کہ نیک جنت " A سے میں میز ہو پینا

نصیب ہو سے نیک پنی مرضی سے طر چاہیں چھو

چھو نہر

یہ معلو ہو کہ یہ Û نیک بند حاصل ہو کہ جو نیا میں نیک جائز

نذ کر ہیں Ð ۔ سے ہیں کہ

شر فت ثر، طر ہو للہ محبت خاطر مسکین یتیم

} o ہیں o سے صر للہ ضا ہوتا

سے بدلہ یا شکریہ نہیں ہوتا

یا سے مسکین غریب نا یتیم } o معلو

ہو

(إن الأبرار) جمع بر أو بار وهم المطيعون (يشربون من كأس) هو إناء شرب الخمر وهى فيه والمراد من خمر تسمية للحال باسم المحل ومن للتبعيض (كان مزاجها) ما تمزج به (كافورا)

بقیہ حا صفحے پر ملا ئیں

سنت میں مسکین o کر

کر e یتیم ¶ لت کر } کر بڑ

میں مقا پر للہ تعا مسکین نا نہ پر مسکین نا

لئے پنے نہ ترغیب نہ ینے پر تنبیہ

خا بد پر جہنم میں عذ جا کر یا

جنا سو1⁄4 قہ میں للہ تعا ش کہ

[redacted] كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُوْلُ يَالَيْتَنِيْ لَمْ أُوْتَ كِتَابِيَهْ .وَلَمْ أَدْرِ
[redacted] يَةَ .مَا أَغْنَى عَنِّيْ مَالِيَهْ.هَلَكَ عَنِّيْ
[redacted] حِيْمَ صَلُّوْهُ . ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا
[redacted] نَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ .وَلَا يَحُضُّ
عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ .فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ (سورة الحاقة، رقم
الآيات ۲۵ الیٰ ۳۵)

تر ہا یاجا نامہ بائیں ہا میں

کہے کہ نہ یا کیا ہوتا میر نامہ نہ جانتا میں کہ میر

حسا کہ ہی میر قضیہ ختم کر یتی نہیں فائد یا

میر بربا ہو کیا سے میر M

Ñ

گز صفحے بقیہ حا

(عينا) بدل من كافور لطرائحته (يشرب بها) منها (عباد الل

(ا فی ساعة x2 ó1 V 2Ñ& 12• • k A A –ð

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ .وَلَا تَحَاضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ . وَتَأْكُلُوْنَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا .وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا (سورة الفجر، رقم الآيات ١٧ الیٰ ٢٠)

تر ، گزنہیں e کر نہیں کر یتیم نہیں ترغیب یتے مسکین میت ترکہ سمیٹ کر جا ہو سے کر محبت کھے ہو سو

یا میں للہ تعا بد مرتکب بند سے بد شکایت میں یتیم کر نہ کرنا مسکین پنے ترغیب نہ ہو میر سمیٹ کر جانا سے یا محبت کھنا .

یا سے معلو ہو

سو عو میں للہ تعا ش کہ

أَرَأَيْتَ الَّذِىْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ .فَذٰلِكَ الَّذِىْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ .وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ(سورة الماعون، رقم الآيات ١ الیٰ ٣)

گز صفحے بقیہ حا

قالوا يعنى أهل النار لم نک من المصلين أى المؤمنين الذين يصلون .(ولم نک نطعم المسکين) أى لم نک نتصدق(تفسير القرطبى، ج١٩ ص٨٧،سورة المدثر)

وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ما يجب اعطائهم فيه دليل على ان الكفار مخاطبون بفروع الأعمال لاجل المؤاخذة فى الاخرة وانما سقط عنهم الخطاب فى الدنيا لفقد شرط ادائه وهو الايمان ولا وجه بسقوط التكليف فان الكفر موجب للتشديد دون التخفيف لكن حقوق الله تعالى من العبادات والعقوبات تسقط بالإسلام فلا يوخذ من اسلم على ما فات عنه فى حالة الكفر(التفسير المظهرى، ج١٠ ص١٣٢ ،سورة المدثر)

ولا تحاضون على طعام المسكين يعنى لا يأمرون بالإحسان إلى الفقراء والمساكين ويحث بعضهم على بعض فى ذلک وتأكلون التراث يعنى الميراث أكلا لما أى من أى جهة حصل لهم ذلک من حلال أو حرام وتحبون المال حبا جما أى كثيرا، زاد بعضهم فاحشا(تفسيرابن كثير، ج٨ص٣٨٨، ٣٨٩،سورة الفجر)

تر جوجز Ð ۔ جھٹلاتا سو یہ ہی جو

U یتا یتیم ترغیب نہیں یتا مسکین نا سو عو

یا میں للہ تعا یتیم کر نہ کر e حر کر مسکین

نا ترغیب نہ ینے پر تنبیہ

سے یتیم مسکین کر معلو ہو

مسکین سے مر غریب نا پا پنی ضر یا کر

لئے نہ ہو

یتیم سے مر یا جو نابا ہو لد ہو کبا ہو نابا

یتیم کہلاتا

| سیٰ ضی للہ j سے یت کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فُكُّوْا الْعَانِيَ، يَعْنِيْ: اَلْأَسِيْرَ، وَأَطْعِمُوْا الْجَائِعَ، وَعُوْدُوْا الْمَرِيْضَ (صحيح البخاری)

تر سو للہ۔ للہ یا کہ ظا یا سے مظلو

} کر مر ó کر

حدیث سے معلو ہو کہ میں شمنو ہاتھو سے } کر

بڑ } کر میں خر ہو

(أرأيت الذی یکذب بالدین) بالجزاء والحساب أی هل عرفته وإن لم تعرفه (فذلک) بتقدیر هو بعد الفاء (الذی یدع الیتیم) أی یدفعه بعنف عن حقه (ولا یحض) نفسه ولا غیره (علی طعام المسکین) أی إطعامه (تفسیر الجلالین، سورة الماعون)

رقم الحدیث ٣٠٤٦، کتاب الجهاد والسیر، باب فکاک الأسیر.

(فکوا) خلصوا والفکاک بفتح الفاء وتکسر التخلیص (العانی) بمهملة ونون أی أعتقوا الأسیر من أیدی العدو بمال أو غیره کالرقیق قال ابن الأثیر: العانی الأسیر وکل من ذل واستکان وخضع فقد عنا قال ابن بطال: فکاک الأسیر فرض کفایة وبه قال الجمهور وقال ابن راهویه:

بقیہ حا صفحے پر ملا ئیں

یاکہ

وَإِنَّ هٰـذَا الْـمَـالَ خَضِرٌ حُلْوٌ، وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ لِمَنْ أَعْطٰى مِنْهُ الْمِسْكِيْنَ، وَالْيَتِيْمَ، وَابْنَ السَّبِيْلِ (مسلم)

تر شک یہ ش چھا

سا جو میں سے مسکین یتیم مسا یتا مسلم

یہ کہ طو پر نسا مر معلو ہوتا مگر یہ پنے سا

سے ہو جو مسکین یتیم ضر مندمسا

عانت کر نیا خر میں =

میں نا خا ضر مند o بڑ

ترغیب

| نً للہ ضی للہ j سے یت کہ

أَنَّ رَجُلًا سَـأَلَ الـنَّبِـيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُـطْـعِـمُ الطَّعَامَ، وَتُقْرِأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ (صحیح البخاری، رقم الحدیث ۱۲، کتاب الایمان،باب :إطعام الطعام من الإسلام)

تر یک - للہ سے سو کہ سا

- للہ یاکہ نا ئیں کر سے

پہنچانتے ہو نہ7 نتے ہو ، یک

| نً للہ ضی للہ j سے یت کہ

رقم الحدیث ۱۰۵۲ "۱۲۳" کتاب الزکاۃ،باب تخوف ما یخرج من زهرة الدنیا،مسند احمد، رقم الحدیث ۱۱۸۶۵۔

قال شعیب الارنؤوط:

إسناده صحیح علی شرط الشیخین(حاشیة مسند احمد)

إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:أَفْشُوْا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوْا الطَّعَامَ، وَكُوْنُوْا إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (سنن ابن ماجه، رقم الحديث ٣٢٥٢، كتاب الاطعمة، باب إطعام الطعام)

تر سو للہ- للہ ٗ یا کہ عا کر

نا ٓ ہوکر ہو جیسا کہ تمہیں للہ عز

میں Ö ٗ یا جہ

| نٔ للہ ضی للہ j سے یت کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:اُعْبُدُوْا الرَّحْمٰنَ، وَأَطْعِمُوْا الطَّعَامَ، وَأَفْشُوْا السَّلَامَ، تَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ (سنن الترمذی)

تر سو للہ- للہ ٗ یا کہ Ć Î کر نا

کر Ô عا کر جنت میں سا

ہوجا تر جہ

| نٔ للہ ضی للہ j سے سو للہ- للہ یہ ٗ مر کہ

أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوْا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوْا الطَّعَامَ وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ (سنن الترمذی)

قال شعيب الارنؤوط:

إسناده صحيح(حاشية سنن ابنِ ماجه)

رقم الحديث ١٨٥٥، ابواب الاطعمة، باب ما جاء فی فضل إطعام الطعام، ابنِ ماجه، رقم الحديث ٣٦٩٤.

قال الترمذی:هذا حديث حسن صحيح.

وقال شعيب الارنؤوط:

صحيح(حاشية سنن ابنِ ماجه)

رقم الحديث ٢٤٨٥،أبواب صفة القيامة والرقائق والورع.

قال الترمذی:هذا حديث صحيح.

تر نا سو حالت

میں جب سو ہو ہو نما پڑ جنت میں

سا ہوجا تر

یک یت میں یg ہیں کہ

أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصِلُوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ(مسند احمد،رقم الحديث ۲۳۷۸۴)

تر نا , کر سو

حالت میں نما پڑ جنت میں سا

ہوجا مسند حمد

طر حدیث | ، یر ضی للہ i سے مر

| ضی للہ i سے یت کہ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ

قال شعيب الارنؤوط:

إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين(حاشية مسند احمد)

عن أبي هريرة، قال :قلت :يا رسول الله، إني إذا رأيتك طابت نفسي وقرت عيني، فأنبئني عن كل شيء .فقال " :كل شيء خلق من ماء "قال :قلت: أنبئني عن أمر إذا أخذت به دخلت الجنة .قال " :أفش السلام، وأطعم الطعام، وصل الأرحام، وقم بالليل والناس نيام، ثم ادخل الجنة بسلام (مسند احمد، رقم الحديث ۷۹۳۲)

قال شعيب الارنؤوط: إسناده صحيح، رجاله ثقات (حاشيه مسند احمد)

عن أبي هريرة قال قلت يا رسول الله إني إذا رأيتك طابت نفسي وقرت عيني أنبئني عن كل شيء قال " :كل شيء خلق من الماء "فقلت أخبرني بشيء إذا عملته دخلت الجنة قال " :أطعم الطعام وأفش السلام وصل الأرحام وقم بالليل والناس نيام تدخل الجنة بسلام"(موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان، رقم الحديث ۶۴۲)

قال حسين سليم اسد الداراني:إسناده صحيح(حاشية موارد الظمآن)

اللّٰہِ قَالَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ (سنن الترمذی)

تر - للّٰہ یا کہ جنت میں یک با خان

با، Z ند } سے ند Z با

یک

سو للّٰہ

سی ضی للّٰہ عنہم سے للّٰہ

صلف فی قول المعروف، مسند احمد، رقم

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اَلسَّاعِيُ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ، كَـالْـمُـجَـاهِـدِ فِـيُ سَبِيُلِ اللّٰهِ، أَوِ الْقَائِمِ اللَّيُلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ (صحيح البخارى، رقم الحديث ٥٣٥٣،كتاب النفقات، باب فضل النفقة على الأهل)

تر - للہ ٔ یاکہ شو، مسکین

ضر کر جیسا کہ للہ میں جہا کر

یا Ð Î کر میں کھے

ضر کر میں ٔ کر ضر ٔ کر

لئے کر یہ سب طر ہیں

| لک حا ضی للہ ¡ سے یت کہ نہو - للہ سے

کہ

مَـنُ ضَـمَّ يَتِيمًا بَيْنَ أَبَوَيْنِ مُسْلِمَيْنِ إِلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ حَتّٰى يَسْتَغْنِىَ عَنْهُ، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ الْبَتَّةَ ، وَمَنْ أَعْتَقَ اِمْرَأً مُسْلِمًا، كَانَ فَكَاكَهُ مِنَ الـنَّـارِ، يُـجْـزِىُ لِـكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ (مسند احمد، رقم الحديث ١٩٠٢٥ ،حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ)

تر یتیم پنے لد میا پنے

ےمیں ٔ تک کہ یتیم ے سے نیا ہوکیا

لئے طو پر جنت جب ہو Ć

قوله صلى الله عليه وسلم (الساعى على الأرملة والمسكين كالمجاهد فى سبيل الله) المراد بـالساعى الكاسب لهما العامل لمؤنتهما والأرملة من لازوج لها سواء كانت تزوجت أم لا وقيل هى التى فـارقـت زوجهـا قال بن قتيبة سميت أرملة لما يحصل لها من الإرمال وهو الفقر وذهاب الزاد بفقد الـزوج يقال أرمل الرجل إذا فنى زاده(شرح النووى علىٰ مسلم، ج١٨ ص ١١٢، ١١٣،كتاب الزهد،باب فضل الإحسان إلى الأرملة والمسكين واليتيم)

قال شعيب الارنؤوط:

حديث صحيح لغيره(حاشية مسند احمد)

کر جہنم سے

نجا ہو جو ، ė پنے ė بدلہ میں

جہنم سے مسند حمد

حدیث سے معلو ہو کہ پنے سے یگرضر یا میں یتیم ٹ کرلیا

سی طر ć کر جہنم سے نجا جنت حصو

| ضی للہ i سے یت کہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى (بخاری)

تر - للہ ٗ یا کہ میں یتیم ¶ لت کر جنت

میں طر ہو پنی میا سا نگلیو

سے ٹ ٗ یا

| (ضی للہ Ñ سے یت کہ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ :مَنْ كَفَلَ يَتِيْمًا لَهُ، أَوْ لِغَيْرِهِ مِنَ النَّاسِ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ (المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۲۵۵؛ معرفة الصحابة لابی نعیم، رقم الحديث ۷۹۵۵؛ معجم ابن الاعرابی، رقم الحديث ۱۴۱۴)

تر میں سو للہ - للہ سے ٗ یا کہ

میں سے پنے یا غیر یتیم ¶ لت

رقم الحديث ۶۰۰۵، كتاب الادب، باب فضل من يعول يتيما.

قال الهيثمي:

رواه الطبراني، ورجاله ثقات (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۱۳۵۲۷، باب ما جاء في الأيتام والأرامل والمساكين)

میں جنت میں طر سا سا ہو طبر نعیم

| ، یر ضی للہ i سے یت کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ، أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِى الْجَنَّةِ، إِذَا اتَّقَى اللّٰهَ، وَأَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى (مسند احمد، رقم الحديث ٨٨٨١، مسلم، رقم الحديث ٢٩٨٣ "٤٢")

تر سو للہ- للہ ٗ یاکہ پنے یتیم یا یتیم

¶لت کر میں جنت میں طر ہو للہ سے

لک میا سا نگلی سے ش

مسند حمد مسلم

پنے یتیم یہ کہ یتیم مثلاً یتیم یاRیا غیر ہو یامثلاً یتیم

لد ہوکاہو ہو

یتیم یہ کہ یتیم پنا نہ ہو e ہو

¶لت کر یہ کہ ینی نیا ضر یا مثلاً سے

ہنے سہنے تعلیم تربیت غیر کر

یہ حاصل ہو ہی جو پنے جا سے یہ کر

گر یتیم سے لئے یہ کر یہ حاصل

قال شعيب الارنؤوط:

إسناده صحيح على شرط مسلم(حاشية مسند احمد)

ومعنى قوله له بأن يكون جدا أو عما أو أخا أو نحو ذلک من الأقارب أو يكون أبو المولود قد مات فتقوم أمه مقامه أو ماتت أمه فقام أبوه فى التربية مقامها(فتح البارى لابنِ حجر، ج١٠ ص٤٣٦،قوله باب فضل من يعول يتيما)

ہو

سی طر گر یک یتیم ¶لت لئے تعا کر

یتیم ¶لت میں خر کر کر صو میں قسم جہ

بد جہ ہو

سے یہ معلو ہو کہ جو ¶لت کر ہیں

غر لئے تعا کر ہیں

ہیں بشر ہو سا سا للہ سے یہ کہ خیانت

غیر اَ نہ کر

لٰہذ جو ¶لت سے سے تعا حاصل کر

ہیں پر ضر یا میں خر کر

مہ عائد ہو میں خیانت سے نہیں

ہو e کما ہیں

شر میں خیانت کما یا

قوله صلى الله عليه وسلم (كافل اليتيم له أو لغيره أنا وهو كهاتين فى الجنة) كافل اليتيم القائم،بأموره من نفقة وكسوة وتأديب وتربية وغير ذلک وهذه الفضيلة تحصل لمن كفله من مال نفسه أو من مال اليتيم بولاية شرعية وأما قوله له أو لغيره فالذى له أن يكون قريبا له كجده وأمه وجدته وأخيه وأخته وعمه وخاله وعمته وخالته وغيرهم من أقاربه والذى لغيره أن يكون

بيان شرح النووى على مسلم، ج۱۸ ص۱۱۳، كتاب الزهد، باب فضل الإحسان إل

الْـخُـلُقِ لَيُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ (قـضاء الحوائج لابنِ ابی الدنيا)

تر عر کیا کہ للّٰہ سو میں للّٰہ سب سے یا
سو للّٰہ- للّٰہ یا کہ جو سب سے
یا نفع فائد پہنچا ہو للّٰہ میں سب سے یا
شی جو پہنچائیں میں کر
یا کر یا نقد § نا غیر کر
کر میں پنے سا ضر
کر لئے g یہ سے یا کہ میں مسجد میں
کر جو پنے Ċ ð للّٰہ عیب
تا جو پنے Ċ حا نکہ گر چا پنے Ċ پر
Ô کر للّٰہ ضا سے یتا جو

رقم الحديث ٣٦،ص٤٧،باب فی قضاء الحوائج، الناشر: مكتبة القرآن، القاهرة.

قال الالبانی: أخرجه الطبرانی فی "المعجم الكبير(٣/٢/٢٠٩) "وابن عساكر فی "التاريخ (١٨/١/٢) "عن عبد الرحمن بن قيس الضبی أنبأنا سكين ابن أبی سراج أنبأنا عمرو بن دينار عن ابن عمر " :أن رجلا جاء إلی النبی صلی الله عليه وسلم فقال :يا رسول الله أی الناس أحب إلی الله وأی الأعمال أحب إلی الله؟ فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم " :فذكره .وليس فيه الجملة التی بين المعكوفتين وليس عند ابن عساكر قوله " :ولأن أمشی " ...الخ. قلت :وهذا إسناد ضعيف جدا سكين هذا اتهمه ابن حبان، فقال " :يروی الموضوعات ."وقال البخاری " :منكر الحديث ."وعبد الرحمن بن قيس الضبی مثله أو شر منه، قال الحافظ فی "التقريب ":" متروك، كذبه أبو زرعة وغيره ." لكن قد جاء بإسناد خير من هذا، فرواه ابن أبی الدنيا فی "قضاء الحوائج "(ص٨٠رقم٣٦) وأبو إسحاق المزكی فی "الفوائد المنتخبة (١/٢/١٤٧) " ببعضه - وابن عساكر(١/١١/٤٤٤)من طرق عن بكر بن خنيس عن عبد الله بن دينار عن بعض أصحاب النبی صلی الله عليه وسلم (كذا قال ابن أبی الدنيا، وقال الآخران :عن عبد الله بن عمر -قال :قيل يا رسول الله من أحب الناس إلی الله " ...وفيه الزيادة. قلت :وهذا إسناد حسن، فإن بكر بن خنيس صدوق له أغلاط كما قال الحافظ . وعبد الله بن دينار ثقة من رجال الشيخين. فثبت الحديث .والحمد لله تعالی(سلسلة الاحاديث الصحيحة ، تحت رقم الحديث ٩٠٦)

پنے ضر کر لئے تک کہ

ضر کریتا للہ قد Ð ۔

ثابت قد قد جائیں بر خلا

Ô طر سے خر کر یتے ہیں طر سے کہ کہ خر کر یتا

لدنیا

طر حدیث یک سے مر میں پایا جاتا

سے مر یت کہ - للہ یا کہ

مِنْ أَفْضَلِ الْعَمَلِ إِدْخَالُ السُّرُوْرِ عَلَى الْمُؤْمِنِ: يَقْضِيْ عَنْهُ دَيْنًا، يَقْضِيْ لَهُ حَاجَةً، يُنَفِّسُ عَنْهُ كُرْبَةً (شعب الایمان للبیهقی، رقم الحدیث ۷۲۷۴)

حدثنا محمد بن عبد الرحيم الشافعي الحمصي، ثنا القاسم بن هاشم السمسار، ثنا عبد الرحمن بن قيس الضبي، ثنا سكين بن أبي سراج، ثنا عمرو بن دينار، عن ابن عمر أن رجلا جاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم ,فقال :يا رسول الله ,أى الناس أحب إلى الله؟ وأى الأعمال أحب إلى الله؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم :أحب الناس إلى الله تعالى أنفعهم للناس، وأحب الأعمال إلى الله تعالى سرور تدخله على مسلم، أو تكشف عنه كربة، أو تقضي عنه دينا، أو تطرد عنه جوعا، ولأن أمشي مع أخي في حاجة أحب إلي من أن أعتكف في هذا المسجد -يعني مسجد المدينة شهرا -ومن كف غضبه ستر الله عورته، ومن كظم غيظه، ولو شاء أن يمضيه أمضاه ملأ الله قلبه رجاء يوم القيامة، ومن مشى مع أخيه في حاجة حتى يتهيأ له أثبت الله قدمه يوم تزول الأقدام (المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ١٣٦٤٦ ،واللفظ لهٗ، المعجم الاوسط للطبراني، رقم الحديث ٦٠٢٦،المعجم الصغير للطبراني ،رقم الحديث ٨٦١، الترغيب والترهيب لقوام السنه، رقم الحديث ١١٦٢)

قال الهيثمي: رواه الطبراني في الثلاثة، وفيه مسكين بن سراج ،وهو ضعيف(مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ١٣٧٠٨، باب فضل قضاء الحوائج)

قال الالباني:

فالإسناد صحيح مرسل .والحسن بن علي بن عثمان أظنه ابن عفان تحرف على الناسخ إلى ابن عثمان، وابن عفان ثقة .وللحديث شاهد من حديث ابن عمر بسند حسن سبق(سلسلة الاحاديث الصحيحة، تحت رقم الحديث ٢٢٩١)

ہو جہ سے خرکر یا سے یک تک، یک $ لیت

صدقہ کر حاصل ہو گر یتے ہو یا ھا خت شد چیز

صو کر + کیا پھر½ ست ہو جہ سے مہلت

، عو سے کیا مثلاً لیت صدقہ کر حاصل

ہو

| ، یر ضی للہ i سے یت کہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ، فَإِذَا رَأٰى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهٖ: تَجَاوَزُوْا عَنْهُ، لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنَّا، فَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُ(بخاری)

تر - للہ یا کہ یک تاجر یا کرتا تھا پھر

جب تنگ ست تھا پنے جو ملا سے یا کرتا

تھا کہ سے گز کر مہلت یا حالت

¾ ہو یا تھو o کر یدکہ للہ سے گز کر للہ

تاجر سے گز o کر یا

| ، یر ضی للہ i سے ہی یک یت طر مر کہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ، كَانَ يُدَايِنُ النَّاسَ، فَيَقُوْلُ لِرَسُوْلِهٖ: خُذْ مَا تَيَسَّرَ، وَاتْرُكْ مَا

(من أنظر معسرا فله بكل يوم مثله صدقة قبل أن يحل الدين فإذا حل الدين فأنظره فله كل يوم مثلاه صدقة) قال السبكی :وزع أجره على الأيام يكثر بكثرتها ويقل بقلتها وسره ما يقاسيه المنظر من ألم الصبر مع تشوق القلب لماله فلذلک كان ينال كل يوم عوضا جديدا .وقد تعلق بهذا من ذهب إلى أن إنظاره أفضل من إبرائه فإن أجره وإن كان أوفر لكنه ينتهی بنهايته(فيض القدير للمناوی، تحت رقم الحديث ٨٥٣٩)

رقم الحديث ٢٠٧٨، كتاب البيوع، باب من أنظر معسرا.

عَسُرَ، وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا، فَلَمَّا هَلَكَ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَـهُ: هَلْ عَـمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنَّـهُ كَانَ لِيْ غُلَامٌ، وَكُنْتُ أُدَايِـنُ النَّاسَ، فَإِذَا بَعَثْتُهُ يَتَقَاضٰی، قُلْتُ لَهُ: خُذْ مَا تَيَسَّرَ، وَاتْرُكْ مَا عَسُـرَ، وَتَـجَاوَزْ، لَـعَـلَّ الـلّٰـهَ يَتَـجَـاوَزُ عَـنَّا، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْكَ (مسند الإمام أحمد، رقم الحديث ٨٧٣٠)

تر - للہ Ê کبھی یاکہ یک

خیر Ô نہیں تھا یا کرتا تھا پھر پنے نمائند ملا

خا غیر سے یہ یا کرتا تھا کہ جو X ہو جو X نہ ہو

چھو گز کر ئد یدکہ للہ سے گز کر پھر جب

ہوکہا للہ عز سے یا کہ کبھی خیر Ô

کہا کہ نہیں سو کہ میر یک لڑ ملا غیر تھا میں

یا کرتا تھا پس جب میں تقاضا لئے کرتا تھا

سے یہ یا کرتا تھا کہ جو X ہو جو X نہ ہو چھو

گز کر ئد یدکہ للہ سے گز کر للہ عز یا کہ میں

تجھ سے گز کر یا مسند حمد

ضی للہ i سے یت کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُوْسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَـكُمْ، فَلَمْ يُوجَدْ لَـهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ، إِلَّا أَنَّـهُ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ، وَكَـانَ مُوْسِرًا، فَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَـهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ، قَالَ:

قال شعيب الارنؤوط:

إسناده قوی، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن عجلان -واسمه محمد -فقد روى له البخاری تعليقاً ومسلم متابعةً، وهو قوی (حاشية مسند احمد)

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: نَحْنُ أَحَقُّ بِذٰلِکَ مِنْهُ، تَجَاوَزُوْا عَنْهُ (مسلم)

تر سو للہ- للہ ٌ یا کہ سے پہلے میں سے یک
حسا کیا Ê خیر نہیں پایا
کیا سو کہ سا میل جو کھا o ملا کرتا
تھا لد تھا پس پنےلڑ ملا یہ یا کرتا تھا
کہ + ½ ست پا سے گز کر سو للہ
- للہ ٌ یا کہ ہو للہ عز
ٌ a سے ٌ یا کہ میں با یا ہو کہ بند سے
گز کر للہذ سے گز کر مسلم

| حذیفہ ضی للہ i سے یت کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوْحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَقَالُوْا: أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا، قَالُوْا: تَذَكَّرْ، قَالَ: كُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ فَآمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا الْمُعْسِرَ، وَيَتَجَوَّزُوْا عَنِ الْمُوْسِرِ، قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: تَجَوَّزُوْا عَنْهُ (مسلم)

تر سو للہ- للہ ٌ یا کہ ٌ a سے پہلے میں
سے یک H پھر ٌ a کہا کہ خیر
Ô کہا کہ یا کر ٌ a کہا کہ نہیں کہا کہ میں
یا کرتا تھا پھر میں پنےلڑ ملا یہ یا کرتا تھا کہ
تنگ ست مہلت صا سے H میں نر یہ
کھیں سو للہ- للہ ٌ ہیں کہ للہ عز ٌ یا کہ

رقم الحديث ١٥٦١ "٣٠" كتاب المساقاة، باب فضل إنظار المعسر.
رقم الحديث ١٥٦٠ "٢٦" كتاب المساقاة، باب فضل إنظار المعسر.

سے گز o ملہ کر مسلم

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا، أَوْ وَضَعَ عَنْهُ، أَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ (مسند احمد، رقم الحديث ١٥٥٢١)

تر سو للہ- للہ یا کہ تنگ ست مہلت یا

o کر یا للہ Ð - پنے عر سا

نیچے) عطا مسند حمد

| ، یہ ضی للہ i سے یت کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا، أَوْ وَضَعَ لَهٗ، أَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهٗ (سنن الترمذی)

تر سو للہ- للہ یا کہ تنگ ست مہلت یا

o کر یا للہ Ð - پنےعر سا نیچے)

عطا جب للہ عر سا Ê سایہ نہیں ہو تر

| ن للہ y سے یت کہ

أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ، طَلَبَ غَرِيْمًا لَهٗ، فَتَوَارَى عَنْهُ ثُمَّ وَجَدَهٗ، فَقَالَ: إِنِّيْ مُعْسِرٌ، فَقَالَ: آللّٰهِ؟ قَالَ: آللّٰهِ؟ قَالَ: فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

قال شعيب الارنؤوط:

إسناده صحيح على شرط الشيخين(حاشية مسند احمد)

رقم الحديث ١٣٠٦، ابواب البيوع، باب ما جاء فى إنظار المعسر والرفق به، مسند احمد، رقم الحديث ٨٧١١.

قال الترمذى:

وفى الباب عن أبى اليسر، وأبى قتادة، وحذيفة، وابن مسعود، وعبادة، وجابر :حديث أبى هريرة حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه.

وقال شعيب الارنؤوط:

اسناده صحيح على شرط مسلم(حاشية مسند احمد)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ، أَوْ يَضَعْ عَنْهُ(مسلم)

تر | y ضی للہ i پنے یک سے مطا

سے چھپ کیا پھر کیا کہامیں تنگ ست ہو

| y ضی للہ i یا للہ قسم کہاکہ

للہ قسم | y ضی للہ i یاکہ شک میں سو للہ

- للہ یہ ہو کہ یہ با , ہوکہ للہ سے

Ð - سختیو سے نجا سے چاہئے کہ تنگ

ست+ مہلت یا سے سا یا

o کر مسلم

حا یث سے معلو ہو کہ½ ست+ مہلت یئے یاO کر

میں خر سختیو سے نجا حاصل ہو للہ عر سا û

حاصل ہو سایہ نہ ہو گر ہو

رقم الحديث ٣٥٦٣ ١ ”٣٢“ كتاب المساقاة، باب فضل إنظار المعسر.

عن عبادة بن الوليد بن عبادة بن الصامت، قال :خرجت أنا وأبى نطلب العلم فى هـذا الـحى من الأنصار قبل أن يهلكوا، فكان أول من لقينا أبو اليسر صاحب رسول الله صـلـى الـلـه عليه وسلم ومعه غلام له وعلى أبى اليسر بردة ومعافرى، وعلى غلامه بردة ومـعافرى.فقال له أبى :إنـى أرى فى وجهك شيئا من غضب، قال :أجـل كان لى على فـلان بـن فلان الحرامى مال، فأتيت أهله، فقلت :أثمت؟ قالوا :لا، فخرج على ابن له، فقلت :أين أبوك؟ فقال :سـمع صوتك، فدخل، فقلت :اخـرج إلى، فقد علمت أين أنت، فخرج على، فقلت :ما حملك على أن اختبأت؟ قال :أنا -والله -أحدثك ثم لا أكـذبك، خشيت -والـلـه -أن أحـدثك فـأكـذبك، وأعـدك فـأخـلفك، وكنت صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وكنت-والله-معسرا .قال :قلت :آلله؟ قال :

بقیہ حا صفحے پرملا ئیں

پیاسے جا o پر جر

| ، یر ضی للہ i سے یت کہ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِىْ بِطَرِيْقٍ اِشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِىْ كَانَ بَلَغَ بِىْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهٗ ثُمَّ أَمْسَكَهٗ بِفِيْهِ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنَّ لَنَا فِى الْبَهَائِمِ أَجْرًا فَقَالَ نَعَمْ فِىْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ (بخاری، رقم الحديث، ٦٠٠٩، كتاب الادب ،باب رحمة الناس والبهائم)

تر سو للہ - للہ یا کہ یک میں چلا جا ہا تھا کہ پر پیا ہو یک پایا میں تر کیا پا

گز صفحے بقیہ حا

فقال بصحيفته فم :إن وجدت قضاء

عَـلَیْـہِ وَسَلَّمَ:فِیْ کُلِّ ذَاتِ کَبِدٍ حَرِیٍّ أَجْرٌ (مسـنـد أحمد، رقم الحدیث، ٧٠٧٥)

تر یک سو اللہ- اللہ خد - میں حاضر ہوکر عر

کہ میں پنے میں پا تا ہو تک کہ جب میں پنے

جا غیر لئے لسا ہو نٹ پر جاتا

میں سے پا o یتا ہو میر لئے میں جر ہو

سو اللہ- اللہ یا کہ شک ، پیاسے جگر پا o میں

جر مسند حمد

سے معلو ہو کہ گر پیاسے جا پا o یا جا یا سے پا

پا ے سے منع نہ جا میں جر

خت فصل سے جا پر صدقہ

جابر ضی اللہ i سے یت کہ

دَخَـلَ الـنَّبِـیُّ صَـلَّـی الـلّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُمِّ مَعْبَدٍ حَائِطًا فَقَالَ یَااُمَّ مَـعْبَـدٍ مَـنْ غَـرَسَ ھٰـذَا النَّخْلَ اَمُسْلِمٌ اَمْ کَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ قَالَ فَـلَایَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا فَیَأْکُلَ مِنْہُ اِنْسَانٌ وَلَا دَابَّۃٌ وَلَاطَیْرٌ اِلَّا کَانَ لَہٗ صَدَقَۃً اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ(مسلم)

تر - اللہ با میں تشریف یا کہ

یہ L خت یا یا نہو عر

قال شعیب الارنؤوط:

صحیح، وھذا إسناد حسن(حاشیة مسند احمد)

رقم الحدیث ١٠ ا "١٥٥٢"، کتاب المساقاة، باب فضل الغرس والزرع.

کہ یا پرسو اللہ- اللہ یاکہ جو

خت تا پھر خت سے نسا پایہ

پرند جو خت پھل پھو ﺵ غیر سے

تا خت لئے صدقہ ہوتا Ð ۔ تک مسلم

یہ کہ گرÐ ۔ تک مسلم ہو خت سے اللہ تعا

شکل میں فائد ٹھا خت ہو ہو صو میں

یا خت کر غیر سے خت صد ُجا یہ طو پر

ہتا

مسلم شریف ہی میں | جابر ضی اللہ i یک یت میں یوg ہیں کہ

لَایَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَایَزْرَعُ زَرْعًافَیَأْکُلَ مِنْهُ اِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَاشَیْئٌ اِلَّا کَانَتْ لَهٗ صَدَقَةٌ (مسلم)

تر جو خت تا یا یاچا غیر تا

پھر نسا پایہ چھو چیز چیونٹی ہی

نہ ہو سے خت لئے جا

ہنے صدقہ جاتا مسلم

سے معلو ہو کہ گر پھل خت نہیں یا e خت یا

ﺵ غیر چا طو پر جا ہیں یا پھو

خت یا یا سے کھیا غیر غذ حاصل کر ہیں

کھیا سی طر پھل پھو سے حاصل کر پنی غذ حاصل کر ہیں

کر ہیں جو میں غذ تا

رقم الحدیث ۱۵۵۲ "۸"، کتاب المساقاة، باب فضل الغرس والزرع .

[redacted] جا مثلاً نٹ

[redacted] تا یہ نسا لئے

صدقہ

| لک ضی للہ i سے یت کہ

[redacted] غَرَسَ غَرْسًا فَأَكَلَ

مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ دَابَّةٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ بِهٖ صَدَقَةٌ (بخاری)

تر - للہ یا کہ جو خت تا پھر

سے نسا یا پایہ تا خت لئے صدقہ

[redacted]

مسند حمد میں | لک ضی للہ i یت خرمیں یg ہیں کہ

لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ دَابَّةٌ اَوْطَائِرٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ

صَدَقَةٌ (مسنداحمد،رقم الحديث ١٢٩٩٩،مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

تر جو خت تا پھر سے نسا یا پایہ

یا پرند تا خت لئے صدقہ جاتا مسند

حمد

| جابر ضی للہ i سے یت کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَرَسَ [redacted] سًا أَوْ زَرَعَ زَرْعًا

فَأَكَلَ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ [redacted] اَوْ سَبُعٌ [redacted] دَابَّةٌ فَهُوَ لَهٗ [redacted] (مسند احمد)

صدقہ خلا

| ، یہ ضی للہ i سے یت کہ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ قَالُوْا وَكَيْفَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ دِرْهَمَانِ تَصَدَّقَ بِأَحَدِهِمَا وَانْطَلَقَ رَجُلٌ إِلٰى عُرْضِ مَالِهٖ فَأَخَذَ مِنْهُ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ فَتَصَدَّقَ بِهَا(سنن النسائی)

تر سو للہ - للہ ٔ یا کہ یک صدقہ سو

صد پر کیا ٔکر ع کہ طر سو للہ -

للہ ٔ یا کہ یک پا صر ہیں میں سے

یک صدقہ کر یا یک پنے ™ طر کیا

میں سے سو کر صدقہ کر یئے نسا حا مسند حمد

یہ کہ پا ہیں میں سے یک صدقہ

کر یا یا کہ پنا ھا صدقہ کر یا مقا میں

پا یا ؛ ہیں میں سے سو صدقہ کر یئے

پہلے یا

سے معلو ہو کہ غریب پنی مطا تھو صدقہ کر میر

رقم الحديث ٢٥٢٧، كتاب الزكاة، باب جهد المقل، مستدرك حاكم، رقم الحديث ١٤٦٦، مسند احمد رقم الحديث ٨٩٢٩.

قال الحاكم:

هذا حديث صحيح على شرط مسلم، ولم يخرجاه (حواله بالا)

وقال شعيب الارنؤوط:

إسناده قوى، رجاله ثقات رجال الصحيح غير ابن عجلان، فقد روى له البخارى تعليقاً ومسلم فى الشواهد، وهو صدوق لا بأس به (حاشية مسند احمد)

میں صدقہ کر سے یا حاصل کر بشر خلا شر

پابند 1/4 ہو

| ضی للہ i سے مر

جَـاءَ ثَـــلَا ثَةُ نَـفَرٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: يَا رَسُـوْلَ الـلّٰـهِ، كَـانَـتْ لِيْ مِائَةُ دِيْنَارٍ، فَتَصَدَّقْتُ مِنْهَا بِعَشَرَةِ دَنَانِيْرَ، وَقَـالَ الْـآخَـرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَانَ لِيْ عَشَرَةُ دَنَانِيْرَ، فَتَصَدَّقْتُ مِنْهَا بِدِيْنَارٍ، وَقَالَ الْآخَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ لِيْ دِيْنَارٌ، فَتَصَدَّقْتُ بِعُشْرِهٖ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّكُمْ فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ، كُلُّكُمْ تَصَدَّقَ بِعُشْرِ مَالِهٖ (مسند احمد)

تر تین - للہ پا حاضر ہو میں سے یک کہا کہ للہ سو میر پا سو میں میں سے صدقہ کر یئے کہا کہ للہ سو میر پا میں میں سے یک صدقہ کر یا Ä کہا کہ للہ سو میر پا یک تھا میں سو z صدقہ کر یا سو للہ - للہ یا کہ سب جر میں بر بر ہو

(رجل له: قال (سبق درهم مائة ألف درهم) قالوا: يـا رسول الله كيف يسبق درهم مائة ألف قال: درهـمـان أخـذ أحـدهـما فتصدق به ورجل له مال كثير فأخذ من عرضه مائة ألف فتصدق بها) قال اليافعي: فإذا أخرج رجل من ماله مائة ألف وتصدق بها وأخرج آخر درهما واحدا من درهمين لا يـملـك غيـرهـما طيبة بها نفسه صار صاحب الدرهم الواحد أفضل من صاحب مائة ألف درهم اه وقـال في المطامح: فيـه دليـل عـلى أن الصدقة من القليل أنفع وأفضل منها من الكثير *(ويؤثرون عـلى أنـفسهـم ولـو كـان بهـم خـصـاصة) والـدرجـات تتبـايـن بـحسـب تباين المقاصد والأحوال والأعمال. (ن عن أبي ذر ن حب ك) في الزكاة (عن أبي هريرة) قال الحاكم: على شرط مسلم. (فيض القدير للمناوى، تحت رقم الحديث ۴۶۵۰)

رقـم الـحـديـث ۷۴۳، ورقـم الـحديث ۹۲۵، مصنف عبدالرزاق رقم الحديث ۲۰۰۵۱، شعب الايمان للبيهقى رقم الحديث ۳۱۸۱.

نکہ سب پنے سو Z صدقہ مسند احمد
یا کہ حدیث | یا
تائید یک یت سے ہو
چنا | لک ضی اللہ i سے یت کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةُ نَفَرٍ ، كَانَ لِأَحَدِهِمْ عَشَرَةُ دَنَانِيْرَ فَتَصَدَّقَ مِنْهَا بِدِيْنَارٍ ، وَكَانَ لِآخَرَ عَشَرَةُ أَوَاقٍ فَتَصَدَّقَ مِنْهَا بِأُوقِيَّةٍ ، وَآخَرُ كَانَ لَهُ مِائَةُ أُوقِيَّةٍ فَتَصَدَّقَ بِعَشَرَةِ أَوَاقٍ ،فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمْ فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ ، كُلٌّ قَدْ تَصَدَّقَ بِعُشْرِ مَالِهٖ،قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهٖ(المعجم الكبير للطبرانی)

تر سو اللہ - اللہ یا کہ تین ہیں میں سے یک

قال شعیب الارنؤوط:
إسناده ضعيف لضعف الحارث الأعور، وعنعنة أبي إسحاق.
وأخرجه البزار(۸۴۱)من طريق أبي داود الحَفَرِی، عن سفيان الثوری، بهذا الإسناد.
وأخرجه الطيالسی(۱۷۷)عن سالم، عن أبي إسحاق، به .وسيأتي برقم(۹۲۵)(حاشية مسند احمد)
وقال الهيثمی:
رواه أحمد، والبزار، وفيه الحارث، وفيه كلام كثير(مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۴۶۱۹،باب أجر الصدقة)
وقال الالبانی:
قلت :وهو ضعيف أيضا؛ علته الحارث -وهو ابن عبد الله الأعور -، وهو ضعيف؛ كذبه غير واحد من الأئمة، انظر "الكامل "لابن عدی(۲/۶۰۴)و "الضعفاء "للعقيلی (۲۰۸/۱)
ثم إن أبا إسحاق وهو السبيعی كان مدلسا، ولذلک قال أبو خثيمة :كان يحيى بن سمعت الحار "(سلسلة

تیـ ضر یا حا تنگ ُکر 1/2 بلند خلا جہ
سے تھو چیز خر صدقہ خیر کر یا
سے معلو ہو کہ ضر یا نیت خلا برکت
سے صدقہ خیر بڑ جا
جو ضر پر چھے میں خلا کر صدقہ خیر
کرتا یا ہو

(فلو أن أحدكم أنفق مثل أحد ذهبا) : زاد البرقانی کل یوم (ما بلغ مد أحدهم ولا نصيفه) .
أی :ولا بلغ نصفه أی :من بر أو شعير لحصول بركته ومصادمته لإعلاء الدين وكلمته مع ما كانوا من القلة وكثرة الحاجة والضرورة، ولذا ورد :سبق درهم مائة ألف درهم، وذلک معدوم فيما بعدهم، وكذلک سائر طاعاتهم وعباداتهم وغزواتهم وخدماتهم، ثم اعلم أن المد بضم الميم ربع الصاع، والنصيف بمعنى النصف كالشعير بمعنى العشر، وعلى هذا الضمير راجع إلى المد، وقيل: النصيف مكيال يسع نصف مد، فالضمير راجع إلى الأحد .قال القاضی عياض :النصيف النصف أی نصف مده، وقيل :هو مكيال دون المد، والمعنى لا ينال أحدكم بإنفاق مثل أحد ذهبا من الأجر والفضل ما ينال أحدهم بإنفاق مد طعام أو نصف، لما يقارنه من مزيد الإخلاص وصدق النية، وكمال النفس.
قال الطيبی :ويمكن أن يقال :إن فضيلتهم بحسب فضيلة إنفاقهم وعظم موقعه، كما قال تعالى :(لا يستوی منكم من أنفق من قبل الفتح وقاتل أولئک أعظم درجة من الذين أنفقوا من بعد وقاتلوا) وقوله :من قبل الفتح أی :قبل فتح مكة يعنی :قبل عز الإسلام وقوة أهله، ودخول الناس فی دين الله أفواجا، وقلة الحاجة إلى القتال والنفقة فيه، وهذا فی الإنفاق، فكيف بمجاهدتهم وبذل أرواحهم بين يدی رسول الله -صلى الله عليه وسلم -انتهى (مرقاة المفاتيح، ج۹ ص۳۸۷۵، ۳۸۷۶، كتاب المناقب،باب مناقب الصحابة رضی الله عنهم أجمعين)
ومعناه لو أنفق أحدكم مثل أحد ذهبا ما بلغ ثوابه فی ذلک ثواب نفقة أحد أصحابی مدا ولا نصف مد قال القاضی ويؤيد هذا ما قدمناه فی أول باب فضائل الصحابة عن الجمهور من تفضيل الصحابة كلهم على جميع من بعدهم وسبب تفضيل نفقتهم أنها كانت فی وقت الضرورة وضيق الحال بخلاف غيرهم ولأن إنفاقهم كان فی نصرته صلى الله عليه وسلم وحمايته وذلک معدوم بعده وكذا جهادهم وسائر طاعتهم وقد قال الله تعالى لا يستوی منكم من أنفق من قبل الفتح وقاتل أولئک أعظم درجة الآية هذا كله مع ما كان فی أنفسهم من الشفقة والتودد والخشوع والتواضع والإيثار والجهاد فی الله حق جهاده وفضيلة الصحبة ولو لحظة لا يوازيها عمل ولا تنال درجتها بشیء والفضائل لا تؤخذ بقياس ذلک فضل الله يؤتيه من يشاء قال القاضی ومن أصحاب الحديث

بقیہ حا صفحے پر ملا ئیں

ا ضی اللہ Ñ سے یت کہ

أَنَّهَا قَالَتْ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ إِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقُوْمُ عَلٰى بَابِيْ فَمَا أَجِدُ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيْهِ إِيَّاهُ،فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَّمْ تَجِدِيْ لَهُ شَيْئًا تُعْطِيْنَهُ إِيَّاهُ إِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيْهِ إِلَيْهِ فِيْ يَدِهٖ (ابوداؤد)

تر نہو عر کہ للہ سو مسکین میر پر
حاضر ہوجاتا یئے لئے چیز x نہیں سو للہ
- للہ سے ٗ یا کہ گر یئے لئے چیز نہ
پائیں سو ہو ہی ہا میں

سو للہ- للہ یہ با مبا ٗ حا یث
ہیں میں L یک Ä ہی صدقہ کر جہنم سے Y Ö ٗ یا کیا
یہ کہ مسکین یئے لئے گر سے چیز ہو
یئے میں عا نہیں چاہئے e سی سے مسکین کر صدقہ سے
ہوجانا چاہئے

جو سائل چیز ط سے کر یتے ہیں جہ یہ ہو کہ

گز صفحے بقیہ حا

من يقول هذه الفضيلة مختصة بمن طالت صحبته وقاتل معه وأنفق وهاجر ونصر لا لمن رآه مرة كوفود الأعراب أو صحبه آخرا بعد الفتح وبعد إعزاز الدين ممن لم يوجد له هجرة ولا أثر في الدين ومنفعة المسلمين قال والصحيح هو الأول وعليه الأكثرون والله اعلم(شرح النووی علیٰ مسلم، ج۶ ا ص ۹۴،کتاب فضائل الصحابة،باب تحريم سب الصحابة رضی اللہ عنهم)

رقم الحديث۱۶۶۷ ا ،كتاب الزكاة، باب حق السائل، سنن الترمذی رقم الحديث ۶۶۵، مسند احمد رقم الحديث ۲۷۱۴۸ .

قال الترمذی:حديث أم بجيد حديث حسن صحيح.

وقال شعيب الارنؤوط:

اسناده حسن(حاشية سنن ابی داؤد وحاشية مسند احمد)

صل مسکین نہیں ہو ہیں ، گز

نہیں کر

کھے ہیں صدقہ

کر یا ! کرنا ساتیکی کہ

کھے ہیں صدقہ خیر سے کر

صدقہ قد نہ ہو

جابر للہ ضی للہ ؛ سے یت کہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ مَعْرُوفٍ

تر - للہ یا کہ،

حذیفہ ضی للہ ؛ سے یت

قَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى

داؤد)

تر صدقہ

(فلا أجد ... رسول الله -صلى الله عليه وسلم -

ادفعي في ... كان ما يدفع به ظلفا وهو للبقر والشاة

والظبي ... ، وقوله (محر مبالغة(مرقاة المفاتيح شرح

مشكاة

حدیث حا گرچہ ˆ یا
Êمہ ہی چند یگر | یت ˆ یا
حدیث میں عز سےمر یہ کہ مثلاً ٔ عریا نخا غیر پیچھے پڑ کیا
سے یئے جا r نا طر سے ستہز غیر ہو جہ

قال الحاکم:ھذا حدیث صحیح ولم یخرجاہ، وشاھدہ لیس من شرط ھذا الکتاب(تحت رقم الحدیث ۲۳۱۱)

قال الذھبی فی التلخیص:عبد الحمید ضعفوہ(تحت رقم الحدیث ۲۳۱۱)

وقال حسین سلیم اسد الدارانی:

اسنادہ ضعیف(حاشیۃ مسند ابی یعلیٰ)

وقال الالبانی:

ضعیف .أخرجہ عبد بن حمید فی "المنتخب من المسند(۲/۱۱۷) "وابن عدی (۲۴۹/۲)والدارقطنی (ص ۳۰۰) والحاکم (۵۰/۲)والبغوی فی "شرح السنۃ (۱/۱۸۸/۱) "والثعلبی فی "تفسیرہ(۳/۱۴۵/۱) "من طرق عن عبد الحمید بن الحسن الھلالی :حدثنا محمد بن المنکدر عن جابر مرفوعا .وقال الحاکم " :صحیح الإسناد ."وردہ الذھبی بقولہ " :قلت :عبد الحمید ضعفہ الجمھور ."

قلت :أنہ کان یخطیء حتی خرج عن حد الاحتجاج بہ إذا انفرد، کما قال ابن حبان (۱۳۵/۲ ۔ ۱۳۶)وقال الساجی " :ضعیف یحدث بمناکیر ."

قلت :فھذا جرح مفسر، فھو مقدم علی توثیق ابن معین لہ، مع تفردہ بہ .ونقل المناوی عن الذھبی أنہ قال فی "المیزان " :"غریب جدا ."قلت :لکن الجملتان الأولیان من الحدیث صحیحتان، لأن لھما شواھد کثیرۃ فی الصحیحین وغیرھما، وإنما أوردناہ ھنا للزیادۃ التی بعدھما، وقد ساق لھا الحاکم شاھدا بلفظ آخر ولکنہ موضوع وھو ": من استطاع منکم أن یقی دینہ وعرضہ بمالہ فلیفعل ."موضوع.

أخرجہ الحاکم(۵۰/۲)عن حامد بن آدم :حدثنا أبو عصمۃ نوح، عن عبد الرحمن بن بدیل عن أنس بن مالک مرفوعا.

ذکرہ الحاکم شاھدا ..للحدیث الذی قبلہ وقال " :لیس من شرط ھذا الکتاب ." وتعقبہ الذھبی بقولہ " :قلت :أبو عصمۃ ھالک ."

قلت :وھو نوح بن أبی مریم الجامع، کذاب وضاع مشھور، وقد قیل فیہ " :جمع کل شیء إلا الصدق !"والراوی عنہ حامد بن آدم کذبہ ابن عدی وغیرہ، وقال ابن معین: "کذاب لعنہ اللہ ."وعدہ السلیمانی فیمن اشتھر بوضع الحدیث.

قلت :ومع ھذا کلہ فقد سود السیوطی "جامعہ "بھذا الحدیث !(سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ، تحت رقم الحدیث ۸۹۸)

[redacted] ند صو میں ینے میں

[redacted] یا کہ خیر غریب سا جا یا لد

[redacted] لگ با کہ غریب ضر مند

[redacted] رنا یا کھا

[redacted] كل ما يفعل من أنواع البر وثوابه من تصدق بالمال والمعروف لغة
[redacted] الطاعة :ولما تكرر الأمر بالصدقة فى الكتاب والسنة مالت إليها
[redacted] اعة من قول أو فعل أو بذل صدقة يشترك فيها المتصدقون حثا منه
[redacted] رء طاقته وسميت صدقة لأنها من تصديق الوعد بنفع الطاعة عاجلا
[redacted]
ء من ماله متطوعا به وقد يطلق على الواجب لتحرى صاحبه الصدق
لمرء من حقه صدقة لأنه تصدق بذلك على نفسه قال عبد الحميد
ا وقى الرجل به عرضه قال :يعطى الشاعر أو ذا اللسان (وكل نفقة
والله ضامن إلا نفقة فى بنيان أو معصية) ظاهر هذا أنه لا يشترط فى
[redacted] مقيد فى أخبار أخر بقوله وهو يحتسبها فيحمل المطلق على المقيد
وفيه أن المباح إذا قصد به وجه الله صار طاعة فإن نفقة الزوجة من ملاذ الدنيا المباح ووضع
اللقمة فى

تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ شِقَّةَ تَمْرَةٍ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ (بخاری)

تر میں - للہ سے یا کہ سے ã

گرچہ یک L Ä صدقہ کر سے ہی ہو پس جو

L Ä نہ پا پاکیز سے پنا کر

سے معلو ہو کہ گر تھو صدقہ کر لئے X نہ ہو با سے

چھی پاکیز با بتلاکر یا مر با کر صدقہ

پا جہنم سے Y سا کر تھو تھو پیسہ نہ یا کر

پھر صدقہ جا

ا ، یر ضی للہ i سے یت کہ - للہ یا کہ

إِنَّكُمْ لَنْ تَسَعُوا النَّاسَ بِأَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَسَعُهُمْ مِنكُمْ بَسْطَ الْوَجْهِ وَحُسْنَ الْخُلُقِ (مسند البزار،رقم الحدیث ۹۳۱۹، ج۱۶ ص۱۹۳)

تر شک سب سا پنے سے عانت

کر سعت نہیں کھے خند پیشا سعت

میں سے، یک کھا بز

یہ کہ گر سے عانت کر سعت

حاصل نہ ہو سے چاہئے کہ خند پیشا کر

گز صفحے بقیہ حا

قلت :وھذا إسناد رجاله كلهم ثقات، إلا أنني لا أدري ما حال من دون سليمان؟ و "تاريخ ابن عساكر "مقفل عليه الآن ولا يمكن الوصول إليه مع الأسف، لكن الظن أنه ليس فيه شديد الضعف يمنع من الاستشهاد به، ولاسيما والشطر الأول من الحديث يشهد بعمومه لسائره .وهو صحيح له شواهد عديدة بعضها فی "الصحيحين "،وهی مخرجة فی "الروض النضير (۲۳۱)"(سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم الحديث ۲۰۴۰)

رقم الحدیث ۳۵۹۵،کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الإسلام.

یہ طو پر یہ حدیث حسن جہ میں سے مر
ہوکر

| سیٰ ضی للہ j سے یت کہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ يَعْمَلُ بِيَدِهٖ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيُمْسِكْ عَنْ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهٗ صَدَقَةٌ (بخاری)

تر - للہ یا کہ، پر صدقہ ُکر
ع کہ للہ صدقہ چیز X نہ ہو
صدقہ کر سو للہ - للہ یا کہ پنے ہا سے
کر پھر پنے نفع پہنچا پنی ضر یا میں خر کر
صدقہ کر ُکر ع کہ گر یہ X نہ ہو صدقہ

حدثنا ابن إدريس ، عن عبد الله بن سعيد ، عن جده ، عن أبي هريرة ، قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :لن تسعوا الناس بأموالكم فليسعهم منكم بسط وجه , وحسن خلق(مصنف ابن أبى شيبة،رقم الحديث ٢٥٨۴٢ ،ما ذكر فى حسن الخلق وكراهية الفحش، مسند البزار، رقم الحديث ٩٦٥١ ، الترغيب والترهيب لقوام السنة للاصبهانى،رقم الحديث ١٢٠٨)

قال المنذرى:رواه أبو يعلى والبزار من طرق أحدها حسن جيد (الترغيب والترهيب، ج٣ص ٢٧٦، رقم الحديث ٣٧، كتاب الادب، الترغيب فى الحياء وما جاء فى فضله والترهيب من الفحش والبذاء ، مطبوعة: دارالكتب العلمية، بيروت)

قال ابن حجر:حديث أبى هريرة سئل النبى صلى الله عليه وسلم عن أكثر ما يدخل الناس الجنة فقال تقوى الله وحسن الخلق وللبزار بسند حسن من حديث أبى هريرة رفعه إنكم لن تسعوا الناس بأموالكم ولكن يسعهم منكم بسط الوجه وحسن الخلق والأحاديث فى ذلک كثيرة(فتح البارى، ج١٠ ص ۴٥٩،كتاب الادب،قوله باب حسن الخلق والسخاء)

رقم الحديث ١۴۴٥ ، كتاب الزكاة،باب على كل مسلم صدقة فمن لم يجد فليعمل بالمعروف، مسلم رقم الحديث ١٠٠٨ ''٥٥''

کر سو للّٰہ- للّٰہ یا کہ ضر مند چا مثلاً

مظلو غیر کر ُکر ع کہ گر یہ X نہ ہو

کر سو للّٰہ- للّٰہ یا کہ سے چاہئے کہ نیکÔ

کر بر Ô سے یہ لئے صدقہ مسلم

یہ کہ گر سے نہ کر پنےÔ سے کر یا

پنے ¢ سے فائد پہنچا مثلاً ضر مند

جائز کر یا پنے میں ہو کر بشر جائز ہو یا

نیک نصیحت کر یا میں عا کر یا مربا یا نہی

عن کر یا پنے Ô نصیحت سے فائد پہنچا گر

قد نہ ہو نیکÔ کر بر Ô سے صو میں

سے ہیں یہ لئے خر جہ میں

صدقہ ہو جا

| ضی للّٰہ i سے یت کہ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُصۡبِحُ کُلَّ یَوۡمٍ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی

(وعن أبی موسى الأشعری قال :قال رسول الله " :على كل مسلم ") أی :یجب علیه " صدقة "أی :شكرا لنعمة الله -تعالى -علیه "قالوا :فإن لم یجد "أی :ما یتصدق به "قال: فلیعمل بیدیه "أی :فلیكتسب مالا یعمل بیدیه "فینفع نفسه "ویدفع ضرره عن الناس "ویتصدق "أی :إن فضل عن نفسه "قالوا :فإن لم یستطع أو لم یفعل "شک من الراوی أی :فإن لم یقدر على العمل "قال :فیعین ذا الحاجة الملهوف "صفة ذا أی :المتحیر فی أمره الحزین أو الضعیف أو المظلوم المستغیث، ثم إنه یحتمل أن تكون الإعانة بالفعل أو بالمال أو بالجاه أو بالدلالة أو النصیحة أو الدعاء "قالوا :فإن لم یفعله؟ قال :فیأمر بالخیر "وهو یشمل الأمر بالمعروف والنهی عن المنكر والإفادة العلمیة والنصیحة العملیة "قالوا :فإن لم یفعل؟ قال :فیمسک "أی :نفسه أو الناس "عن الشر "بالاعتزال وغیره "فإنه له صدقة "أی :فإن الإمساک عن الشر له تصدق به على نفسه أو لأنه إذا أمسک عن الشر كان له أجر كالتصدق(مرقاة المفاتیح، ج۴ص۱۳۳۷، كتاب الزكاة ، باب فضل الصدقة)

مِنَ ابْنِ آدَمَ صَدَقَةٌ،ثُمَّ قَالَ: إِمَاطَتُکَ الْأَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَةٌ،
وَتَسْلِیْمُکَ عَلَی النَّاسِ صَدَقَةٌ (مسند حمد)

تر - للہ ٔ یا کہ میں سے، یک ، ė پر
ت صدقہ ہوتا پھر - للہ ٔ یا کہ سے

مسند حمد

صَـدَقَةٌ، وَالْـكَـلِمَةُ الطَّيِّبَةُ، وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَمْشِيُهَا إِلَى الصَّلاةِ صَدَقَةٌ، وَدَلُّ الطَّرِيُقِ صَدَقَةٌ(صحيح البخارى)

تر - للہ یاکہ نسا ، جو پر یک صدقہ نہ

جب ہوتا سو میں کر پر چڑھا یا

سبا پر کھو یہ صدقہ سے چھی با I

صدقہ ، قد جونما لئے صدقہ

نا صدقہ

، یر ضی للہ i سےہی یت کہ

قَـالَ رَسُوُلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ : كُـلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيُهِ صَدَقَةٌ، كُلَّ يَوُمٍ تَطُلُعُ فِيُهِ الشَّمُسُ، يَعُدِلُ بَيُنَ الْاِثُنَيُنِ صَدَقَةٌ، وَيُعِيُنُ الـرَّجُـلَ عَـلٰـى دَابَّتِـهٖ فَيَـحُـمِلُ عَلَيُهَا، أَوُ يَرُفَعُ عَلَيُهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْـكَـلِـمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطُوَةٍ يَخُطُوُهَا إِلَى الصَّلاةِ صَدَقَةٌ، وَيُمِيُطُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيُقِ صَدَقَةٌ (بخارى)

تر سو للہ- للہ یاکہ نسا بد ، جو پر

تی کہ سو طلو ہوتا صدقہ جب ہوتا پھر یاکہ ،

X میا عد نصا کر ظا سے باکر

صدقہ سو پر کرنا پرسو کر یا

پر سا کھو صدقہ چھا با صدقہ

، قد جونما لئے ٹھے صدقہ سے

ینے چیز مثلاً ^ نٹا ہڈ چھلکا کرکٹ غیر

رقم الحديث ٢٨٩١، كتاب الجهاد والسير، باب فضل من حمل متاع صاحبه في السفر.

رقم الحديث ٢٩٨٩، كتاب الجهاد والسير، باب من أخذ بالركاب ونحوه.

کر صدقہ

| ، یر ضی للہ i سے ہی یک حدیث میں یت کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ صَدَقَۃٌ ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ یُّطِیْقُ ھٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: إِمَاطَتُکَ الْأَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَۃٌ، وَإِرْشَادُکَ الرَّجُلَ الطَّرِیْقَ صَدَقَۃٌ، وَعِیَادَتُکَ الْمَرِیْضِ صَدَقَۃٌ، وَاِتِّبَاعُکَ الْجِنَازَۃَ صَدَقَۃٌ، وَنَھْیُکَ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ، وَرَدُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ السَّلَامَ صَدَقَۃٌ(کشف الأستار عن زوائد البزار)

تر سو للہ - للہ یا کہ، پر نہ صدقہ

یک عر کہ للہ سو طا ت کھا

جو میں سو للہ - للہ یا کہ سے

چیز ہٹانا صدقہ بتلانا صدقہ

مر ó Ô کرنا صدقہ جنا میں شریک ہونا

صدقہ Y نہی عن صدقہ جو

صدقہ بز

| ضی للہ i سے یت کہ

قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، ذَھَبَ الْأَغْنِیَاءُ بِالْأَجْرِ، یُصَلُّوْنَ وَیَصُوْمُوْنَ وَیَحُجُّوْنَ قَالَ: وَأَنْتُمْ تُصَلُّوْنَ وَتَصُوْمُوْنَ وَتَحُجُّوْنَ ،قُلْتُ: یَتَصَدَّقُوْنَ

رقم الحدیث ۹۲۷ ،أبواب صدقۃ التطوع،باب :ما علی الإنسان کل یوم من الصدقۃ.

قال الھیثمی:

رواہ کلہ البزار، ورجالہ رجال الصحیح(مجمع الزوائد، تحت رقم الحدیث ۴۵۷۵،باب الصدقۃ التی علی الإنسان کل یوم)

وَلَا نَتَصَدَّقُ ،قَالَ:وَأَنْتَ فِيْکَ صَدَقَةٌ:رَفْعُکَ الْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ، وَهِدَايَتُکَ الطَّرِيْقَ صَدَقَةٌ، وَعَوْنُکَ الضَّعِيْفَ بِفَضْلِ قُوَّتِکَ صَدَقَةٌ، وَبَيَانُکَ عَنِ الْأَرْثَمِ صَدَقَةٌ، وَمُبَاضَعَتُکَ امْرَأَتَکَ صَدَقَةٌ ،قَالَ:قُلْتُ:يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، نَأْتِيْ شَهْوَتَنَا وَنُؤْجَرُ؟ قَالَ:أَرَأَيْتَ لَوْ جَعَلْتَهُ فِيْ حَرَامٍ، أَكُنْتَ تَأْثَمُ؟قَالَ:قُلْتُ:نَعَمْ،قَالَ:فَتَحْتَسِبُوْنَ بِالشَّرِّ وَلَا تَحْتَسِبُوْنَ بِالْخَيْرِ (مسند الإمام أحمد، رقم الحديث ٢١٣٦٣)

تر میں عر کہ للہ سو سا جر لد

کہ نما پڑA ہیں کھے ہیں کر ہیں سو للہ

- للہ ٔ یاکہ نما پڑA ہو کھے ہو کر

ہو میں عر کہ صدقہ خیر کر ہیں صدقہ خیر نہیں

کرسکے سو للہ- للہ ٔ یاکہ صدقہ کرسکے ہوY

سے ہڈ ٹھا صدقہ Y صدقہ

Y پنی طاقت سے کرنا صدقہ Y با میں

کلا ضاحت کر صدقہ Y پنی سے مباشر کرنا

صدقہ میں عر کہ للہ سو ہمیں پنی

کر پر سو للہ- للہ ٔ یاکہ یہ کہ گر

یہ حر طریقے سے کر تمہیں کیا ہوتا یا نہیں میں عر کہ

ہا سو للہ- للہ ٔ یاکہ کیا کر ہو مگر نیکی

نہیں کر مسند حمد

| ضی للہ j سے ہی یت کہ

قال شعيب الارنؤوط:حديث صحيح، وهذا إسناد رجاله ثقات رجال الشيخين إلا أنه منقطع(حاشية مسند احمد)

غیر پڑھا سے ^ ہٹا یایا نٹے یاہڈ

سے ہٹا یا مربا یانہی عن بد تین سو

سا 360 جو عد بر بر حا میں کہ

پنے جہنم سے کر] ہو مسلم

یہ کہ نسا بد تین سوسا 360 جو ہیں جو تنی

تعد میں میں سے یکÔ یا یاسا طو پر تنی

تعد میں کر جہنم سے حاصل ہوجا گر

نہ یÔ کر نہ یہ حاصل ہو

یا مطا چاشت o ہی تعد لئے ہوجا ہیں

چنا | ضی للہ j سے یت کہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيُجْزِءُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى(مسلم)

تر - للہ ْ یا کہ، میں سے ، یک جسم

، جو بد میں صدقہ جب ، 4 للہ ا

(عدد الستين و الثلثمائة) أى :من أتى بهذا العدد ولو من مجموع أنواع الطاعات بأن أتى من كل نوع بطاعة حتى وصل لهذا القدر (فإنه يمسى) بضم الياء التحتية (يومئذٍ وقد زحزح) أى: باعد (نفسه عن النار) بالتقرّب لمولاه بأنواع الطاعات، وشكر ما أنعم به عليه من إيجاد تلك الأعضاء سالمة، وقد سبق أنه يجزى عن ذلک كله ركعتا الضحى(دليل الفالحين لطرق رياض الصالحين، ج۲،ص ۳۵۹،باب فى بيان كثرة طرق الخير)

رقم الحديث ۷۲۰"۸۴" كتاب صلاة المسافرين وقصرها،باب فضل صلاة الصبح.

صدقہ ، اللہ ا صدقہ ، اللہ

ا صدقہ ، اللہ IÑ صدقہ مربا

صدقہ نہی عن صدقہ ، جو جب صدقہ

طر سے چاشت º ¶ یت کر یتی ہیں مسلم

ا بریدہ ضی اللہ ¡ سے یت کہ

سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، يَقُوۡلُ: فِي الۡإِنۡسَانِ ثَـلَاثُ مِـائَةٍ وَّسِتُّـوۡنَ، مَـفۡصِلًا فَعَلَيۡهِ أَنۡ يَّتَصَدَّقَ عَنۡ كُلِّ مَفۡصِلٍ مِنۡهُ بِصَدَقَةٍ قَـالُـوۡا: وَمَـنۡ يُّـطِيۡـقُ ذٰلِکَ يَـا نَبِـيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَلنُّخَاعَةُ فِي الۡمَسۡجِدِ تُـدۡفِـنُهَـا، وَالشَّـيۡءُ تُـنَحِّيۡهِ عَنِ الطَّرِيۡقِ فَإِنۡ لَمۡ تَجِدۡ فَرَكۡعَتَا الضُّحٰى تُجۡزِئُکَ(سنن ابی داؤد)

تر میں سو اللہ- اللہ سے یہٰ کہ نسا

ن تین سوسا جو ہیں نسا پر، یک جو طر سے صدقہ جب

ُکر ع کہ اللہ ، جو بدلہ میں

جب صدقہ کر طا ؔ کھا سو اللہ- اللہ

یا کہY مسجد میں بلغم کرنا سے چیز ہٹا

گر سے نہ پائیں چاشت f پڑھنا صدقہ طر

رقم الحديث ٥٢٤٢، كتاب الادب، ابواب النوم، باب في إماطة الأذى عن الطريق، مسند احمد، رقم الحديث ٢٢٩٩٨، صحيح ابنِ حبان، رقم الحديث ٢٥٤٠.

قال شعيب الارنؤوط: حديث صحيح، وهذا إسناد حسن من أجل على بن الحسين -وهو ابن واقد- فهو صدوق حسن الحديث .ولكنه متابع (حاشية سنن ابى داود)

و قال ايضاً: صحيح لغيره، وهذا إسناد قوى من أجل حسين -وهو ابن واقد المروزى -فقد روى له البخارى تعليقاً وفى "الأدب المفرد "ومسلم متابعة وأصحاب السنن، وهو صدوق لا بأس به، وباقى رجال الإسناد ثقات من رجال الصحيح .زيد :هو ابن الحُباب (حاشية مسند احمد)

وقال ايضاً: إسناده قوى على شرط مسلم(حاشية صحيح ابنِ حبان)

سے¶ یت کر

یا ہیں میں خیر میں صدقہ بتلایا کہا

| ۂ للہ ضی للہ ¡ سے یت کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ (المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۳۱)

تر سو للہ- للہ ٗ یا کہ فضل تر صدقہ

عن ابن عباس، قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :على كل ميسم من الإنسان صدقة كل يوم ، فقال بعض القوم :إن هذا لشديد يا رسول الله !ومن يطيق هذا؟ قال " :أمر بالمعروف ونهى عن المنكر صدقة، وإماطة الأذى عن الطريق صدقة، أو قال :صلاة، وإن حملك عن الضعيف صدقة، وإن كل خطوة يخطوها أحدكم إلى الصلاة صلاة ."قال البزار :لا نعلمه، عن ابن عباس إلا عن سماك، عن عكرمة عنه(كشف الاستار عن زوائد البزار، رقم الحديث ۹۲۶،أبواب صدقة التطوع،باب :ما على الإنسان كل يوم من الصدقة)

قال الهيثمي: رواه أبو يعلى، والبزار، والطبراني في الكبير، والأوسط، والصغير بنحوه، وزاد فيها : "ويجزى من ذلک كله ركعتا الضحى .ورجال أبي يعلى رجال الصحيح(مسند البزار، رقم الحديث ۴۵۷۳،۴۵۷۴،باب الصدقة التي على الإنسان كل يوم)

عن سالم، عن أبيه، قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :إن تبسمک في وجه أخيک يكتب لک به صدقة، وإن إفراغک من دلوک في دلو أخيک يكتب لک به صدقة.وبه قال :إن أمرک بالمعرف ونهيک، عن المنكر يكتب لک به صدقة وإماطتک الأذى، عن الطريق يكتب لک به صدقة وإرشادک الضال يكتب لک به صدقة.ولا نعلم روى هذين الحديثين، عن عكرمة إلا يحيى، ولا نعلم هذا الكلام يروى عن ابن عمر، عن النبي صلى الله عليه وسلم من وجه من الوجوه إلا من هذا الوجه ويحيى بن أبي عطاء لين الحديث، وإنما يكتب من حديثه ما يتفرد به ونبين العلة التي من أجله كتب(مسند البزار، رقم الحديث ۲۰۹۶، ۲۰۰۷)

قال المنذري:رواه البزار والطبراني من رواية يحيى بن أبي عطاء وهو مجهول(الترغيب والترهيب، تحت رقم الحديث ۴۰۷۵)

قال المنذري: رواه الطبراني والبزار وفي إسناده عبد الرحمن بن زياد بن أنعم وحديثه هذا حسن لحديث أبي الدرداء المتقدم(الترغيب والترهيب،الترغيب في الإصلاح بين الناس)

وقال البوصيري: قلت :مدار الإسناد على الأفريقي وهو ضعيف .لكن له شاهد من حديث أبي الدرداء (اتحاف الخيرة المهرة،باب في الإصلاح بين الناس)

میا * کر طر

| نصا ضی للہ j سے یت کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: أَلَا أَدُلُّکَ عَلٰی صَدَقَةٍ یُحِبُّ اللّٰہُ مَوْضَعَھَا؟ قَالَ : قُلْتُ : بَلٰی بِأَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّیْ . قَالَ: تَصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ، فَإِنَّھَا صَدَقَةٌ یُحِبُّ اللّٰہُ تَعَالٰی مَوْضَعَھَا (الترغیب و الترهیب للاصبهانی،رقم الحدیث ۱۸۰،باب فی الترغیب فی الإصلاح بین الناس)

تر سو للہ- للہ یا کہ میں تمہیں صدقہ با میں نہ کہ للہ تعا مقا , ہیں | ضی للہ j عر کہ شک میر لد پڑ با ہو سو للہ- للہ یا کہ میا * کر یہ صدقہ کہ مقا للہ تعا , ہیں غیب ہیب

طر حدیث سے مر

حا یث سے معلو ہو کہ میا * کر منا عت

قال الالبانی: الحدیث عندی یرتقی إلی مرتبة الحسن علی الأقل، بمجموع هذه الطرق، لاسیما وفیها ذلک المرسل الصحیح(سلسلة الأحادیث الصحیحة،تحت رقم الحدیث ۲۶۴۴)

عن عبادة بن عمیر بن عبادة بن عوف، قال :قال لی أبو أیوب :قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم :یا أبا أیوب ألا أدلک علی صدقة یحبها الله ورسوله؟ تصلح بین الناس إذا تباغضوا، وتفاسدوا(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۳۹۲۲)

عن عبادة بن عمرو بن عبادة بن عوف ، قال :قال أبو أیوب :قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم : یا أبا أیوب ، ألا أدلک علی صدقة یحبها الله ورسوله ؟ ؛ تصلح بین الناس إذا تباغضوا ، وتفاسدوا (مسند عبد حمید، رقم الحدیث ۲۳۴)

عن أبی أمامة قال :قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لأبی أیوب بن زید :یا أبا أیوب، ألا أدلک علی عمل یرضاه الله ورسوله؟ قال :بلی .قال :تصلح بین الناس إذا تفاسدوا، وتقارب بینهم إذا تباعدوا(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۷۹۹۹)

قال الهیثمی: رواه الطبرانی، وعبد الله بن حفص صاحب أبی أمامة لم أعرفه، وبقیة رجاله ثقات(مجمع الزوائد، ج۸،ص۸۰،باب ما جاء فی الإصلاح بین الناس)

جھگڑ یافسا ختم کر صدقہ

ضی للہ i سے یت کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : أَلَا أُخْبِرُکُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَۃِ الصَّلَاۃِ، وَالصِّیَامِ، وَالصَّدَقَۃِ؟ قَالُوْا : بَلٰی قَالَ : إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ قَالَ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَیْنِ ھِیَ الْحَالِقَۃُ (مسند احمد، رقم الحدیث۲۷۵۰۸)

تر سو للہ - للہ یا کہ میں تمہیں نما صدقہ سے فضل جہ چیز خبر نہ ید ُکر عر کہ شک سو للہ - للہ یا کہ میا * کر یہ Ô نما صدقہ سے فضل میا فسا نا

ید یا کر چیز مسند حمد

(للہ سے مر یت کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُخْبِرُکُمْ بِخَیْرٍ لَّکُمْ مِنْ

والمعنى على كل مفصل من أعضائه صدقة شكرا لله -تعالى -على أن جعل فى أعضائه مفاصل تقدر بها على القبض والبسط، قيل :وخص مفاصل الأصابع لأنها العمدة فى الأفعال قبضا وبسطا "كل يوم "بالنصب على الظرفية أى فى كل يوم "تطلع الشمس "صفة تخص اليوم عن مطلق الوقت بمعنى النهار "يعدل "بالغيبة والخطاب بتقدير أن يعدل مبتدأ وقوله "بين الاثنين " ظرف له والخبر "صدقة "أى عدله وإصلاحه بين الخصمين ودفعه ظلم الظالم عن المظلوم صدقة "ويعين الرجل "أى :إعانته الرجل "على دابته "أى :دابة الرجل أو المعين "فيحمل عليها " أى :نفسه أو متاعه "أو يرفع "شك أو تنويع "عليها متاعه صدقة، والكلمة الطيبة "أى :مطلقا أو مع الناس "صدقة، وكل خطوة "بفتح الخاء المرة الواحدة وبالضم ما بين القدمين "يخطوها إلى الصلاة "أو ما فى معناها من الطواف والعيادة وتشييع الجنازة وطلب العلم ونحوها "صدقة، ويميط الأذى "أى :يزيله عن الطريق كالشوكة والعظم والقذر، وقيل :المراد أذى النفس عن نفسه أو عن الناس "صدقة (مرقاة المفاتيح ، ج۴،ص۱۳۳۷ ، كتاب الزكاة،باب فضل الصدقة)

قال شعيب الارنؤوط: إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين (حاشية مسند احمد)

كَثِيْرِ مِّنَ الصَّلاةِ وَالصَّدَقَةِ؟ قَالُوْا : بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ: إِصْلاَحُ ذَاتِ الْبَيْنِ (الترغیب و الترھیب للاصبھانی)

تر سو للہ- للہ یا کہ میں تمھیں چیز خبر نہ جو Y ú سے نما پڑھنے صدقہ کر سے
ُکر عر کہ للہ سو ضر خبر سو للہ-
للہ یا کہ میا عد ختم کر کر *
کر غیب ہیب

، یر ضی للہ i سے یت کہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ شَيْئًا أَفْضَلُ مِّنَ الصَّلاَةِ ، وَصَلاَحِ ذَاتِ الْبَيْنِ، وَخُلُقٍ حَسَنٍ (التاریخ الکبیر للبخاری)

تر - للہ یا کہ Ô نما
میا عد ختم کر کر * کر چھے خلا سے فضل نہیں
تا

رقم الحديث ١٨٣ ،باب فی الترغیب فی الإصلاح بین الناس.

قال الالبانی:

رجاله كلهم ثقات رجال مسلم غير إسحاق بن إسماعيل -وهو الطالقانى -وهو ثقة، فهو إسناد صحيح، ولكنه مرسل (سلسلة الأحاديث الصحيحة، تحت رقم الحديث ٢٦٤٤)

رقم الحديث ١٣٩ ،ص٦٣ ،شعب الايمان للبيهقى، رقم الحديث ١٠٥٧٩ ، باب فى الإصلاح بين الناس إذا مرجوا وفسدت ذات بينهم.

قال الالبانى: فالإسناد حسن إن شاء الله تعالى وكأنه لذلك رمز السيوطى لحسنه كما فى " الفيض ."وقد أشار البخارى إلى أن له شاهدا من حديث أبى الدرداء عن النبى صلى الله عليه وسلم، ساق إسناده إلى الأعمش عن عمرو عن سالم عن أم الدرداء عنه .وهذا إسناد صحيح رجاله كلهم ثقات(سلسلة الأحاديث الصحيحة، تحت رقم الحديث ١٤٤٨)

حا یث سے معلو ہو کہ میا * کر نما صدقہ یا

فضل سے ú

صدقہ کر ہا ہا ہا سے

| حز ضی للہ j سے یت کہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ (بخاری)

تر - للہ یا کہ پر سو نہ کر e صدقہ

غیر کر ہا نیچے ہا سو کر ہا سے

سے جو ó میں ہیں

صدقہ å سے کر صدقہ ظہو سا

صدقہ کر کنگا نہ ہوجا e مستغنی جو پا کد

کر سے سو نہ کر سے للہ پا کد سے

سو نہ کر سعت عطا یتا جو کر

پر نظر نہ پنے پا جو چیز پر è عت کر للہ غنی

یتا

حدیث سے صدقہ خیر کر معلو ہو سی سا

سے سو نہ کر è عت کر معلو ہو

رقم الحدیث ۱۴۲۷، کتاب الزکاۃ، باب لا صدقة إلا عن ظهر غنى.

(ومن يستعفف يعفه الله) زاد فی روایة البخاری، ومن یستغن یغنه الله قال التیمی: أی من

بقیہ حا صفحے پر ملا ئیں

| ، یہ ضی للہ i سے یت کہ

سَـمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ، یَقُوۡلُ: لَأَنۡ یَّغۡدُوَ أَحَدُکُمۡ فَیَـحۡـطِبَ عَلٰی ظَھۡرِہٖ فَیَتَصَدَّقَ بِہٖ وَیَسۡتَغۡنِیَ بِہٖ مِنَ النَّاسِ خَیۡرٌ لَہٗ مِنۡ أَنۡ یَّسۡـأَلَ رَجُلًا أَعۡـطَاہُ أَوۡ مَنَعَہٗ ذٰلِکَ فَإِنَّ الۡیَدَ الۡعُلۡیَا أَفۡضَلُ مِنَ الۡیَدِ السُّفۡلٰی وَابۡدَأۡ بِمَنۡ تَعُوۡلُ (مسلم)

تر میں سو للہ- للہ یہٰ ہو کہ میں سے

جا پھرپنی پیٹھ پر • کر پھر صدقہ

کر جہ سے سے مستغنی ہوجا ٠ خت

کر پنی ضر کر سےسو نہ کرناپڑ یہ

سے کہ سےسو کر جو یا سے منع کر

پس شک پر سو نہ کر e ینے ہا نیچے

سو کر ہا سے فضل پنی ó

¶ لت تربیت پر ٠ پرصدقہ میں پہل کر مسلم

گز صفحے بقیہحا

یطلب العفاف وهو ترک المسألة يعطيه الله العفاف ومن يطلب الغنى من الله يعطه وقال بعضهم : معناه من طلب من نفسه العفة عن السؤال ولم يظهر الاستغناء يعفه الله أى يصيره عفيفا ومن ترقى من هذه المرتبة إلى ما هو أعلى وهو إظهار الاستغناء عن الخلق يملأ الله قلبه غنى لكن إن أعطى شيئا لم يرده (حاشية السيوطى على النسائى، ج۵ص۹۵، كتاب الزكاة، باب الاستعفاف عن المسئالة)

(ومن يستعفف) بفک الإدغام :أى عن السؤال (يعفه) بضم التحتية والفاء اتباعاً لحركة الضمير أى يصيره عفيفاً :أى بمال يغنيه به عن الحاجة، أو بقناعة فى نفسه، وقيل معناه ومن يطلب العفة وهى الكفّ عن الحرام يعفه الله :أى يصير عفيفاً (ومن يستغن) بما أعطيه ويقنع به (يغنه ا) عن الاحتياج لما فوقه فإن طعام الاثنين يكفى الثلاثة، والنفس معک إن أرسلتها استرسلت وإن فطمتها وقفت وانفطمت(دليل الفالحين لطرق رياض الصالحين، ج۳۳۲۲ا، باب النفقة)

رقم الحديث ۲۴۰ا"۶۰ا"كتاب الزكاة، باب كراهة المسألة للناس.

| ۃ للہ ضی للہ j سے یت کہ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ:وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ، وَھُوَ یَذْکُرُ الصَّدَقَۃَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَۃِ اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَالْیَدُ الْعُلْیَا الْمُنْفِقَۃُ وَالسُّفْلٰی السَّائِلَۃُ (مسلم)

تر سو للہ- للہ مبر پرصدقہ ترغیب یتے ہو

سو کر سے Y کرکر ہو ٔ یاکہ پر ہا یچے ہا

سے پر ہا خر کر ینے یچے ہا

سو کر مسلم

قسم حا یث سے معلو ہوتا کہ پر ہا سے مر خر کر ینے

ہا یچے ہا سے مر سو کر ہا

| ٔ یاکہ پر ہا سے مر ہا جوسو کر سے پنے

پاکد کر یچے ہا سے مر ہا جوسو

کر

حا صدقہ کرنا Ы سے فضل نہ C سے فضل

رقم الحديث ۱۰۹۳ ”۹۴“كتاب الزكاة،باب بيان ان اليد العليا خير من اليد السفلىٰ .

ولابن أبى شيبة والبزار من طريق ثعلبة بن زهدم مثله وللطبرانى بإسناد صحيح عن حكيم بن حزام مرفوعا يد الله فوق يد المعطى ويد المعطى فوق يد المعطى ويد المعطى أسفل الأيدى وللطبرانى من حديث عدى الجذامى مرفوعا مثله ولأبى داود وبن خزيمة من حديث أبى الأحوص عوف بن مالك عن أبيه مرفوعا الأيدى ثلاثة فيد الله العليا ويد المعطى التى تليها ويد السائل السفلى ولأحمد والبزار من حديث عطية السعدى اليد المعطية هى العليا والسائلة هى السفلى فهذه الأحاديث متضافرة على أن اليد العليا هى المنفقة المعطية وأن السفلى هى السائلة وهذا هو المعتمد وهو قول الجمهور (فتح البارى لابنِ حجر، ج۳ص۲۹۷، كتاب الزكاة، باب لا صدقة إلا عن ظهر غنى)

(واليد العليا خير من اليد السفلى وأبدأ بمن تعول) أراد بالعلو علو الفضائل وكثرة الثواب قال

بقیہ حا صفحے پرملا ٔ ئیں

سا ہی یہ معلو ہو کہ صدقہ تنی میں کرنا کہ صدقہ کر
پیچھے پنی ضر یا نہ کہ ï خر فا لئے با یہ نہ ہو کہ پنی
ضر لئے پھر پر ہو سے سو کرنا پڑ

معلو ہو کہ نا پنے مہ مثلاً پنی پنی ہل ó
ضر یا نہ کہ ï خر فا پر خر کرنا پر خر کر سے
ضر یا کر پر صدقہ جہ

یہی جہ کہ پنے غریب ¨ با عز پر صدقہ کر ، جیسا کہ
پہلے گز

گز صفحے بقیہ حا عياض: والعليا الآخذة والسفلى المانعة وقال الكرمانى: العليا الآخذة والسفلى المنفقة لأن عادة الكرماء بسط الكف ليأخذه الفقير منها قيد الأخذ أعلى والمعطى يفيد الفقير الدنيا وهى فانية والفقير يفيده الآخرة وهى خير وأبقى ورد بأن نص حديث البخارى أن العليا هى المنفقة والسفلى هى السائل فهذا نص يرفع تعسف من تأوله لأجل حديث إن الصدقة تقع بكف الرحمن ولاقتضائه أن العليا يد السائلة وهذا جهل فالمعطى هى يد الله بالعطاء ولهذا قال ابن حجر: الأحاديث متضافرة على أن اليد العليا المعطية والسفلى السائلة قال: وهو المعتمد وقول الجمهور وفيه وما قبل حث على الإنفاق فى وجوه الطاعة وتفضيل الغنى مع القيام بحقوقه على الفقر لأن الإعطاء إنما يكون مع الغنى وكراهة السؤال والتنفير عنه حيث لا ضرورة (فيض القدير للمناوى، تحت رقم الحديث ۴۰۲۲)

وفيه دليل لمذهب الجمهور أن اليد العليا هى المنفقة وقال الخطابى المتعففة كما سبق وقال غيره العليا الآخذة والسفلى المانعة حكاه القاضى والله أعلم والمراد بالعلو علو الفضل والمجد ونيل الثواب (شرح النووى على مسلم ،ج۷ص۱۲۵ ، كتاب الزكاة،باب بيان ان اليد العليا خير من اليد السفلىٰ)

قوله صلى الله عليه وسلم (وخير الصدقة عن ظهر غنى) معناه أفضل الصدقة ما بقى صاحبها بعدها مستغنيا بما بقى معه وتقديره أفضل الصدقة ما أبقت بعدها غنى يعتمده صاحبها ويستظهر به على مصالحه وحوائجه وإنما كانت هذه أفضل الصدقة بالنسبة إلى من تصدق بجميع ماله لأن من تصدق بالجميع يندم غالبا أو قد يندم إذا احتاج ويود أنه لم يتصدق بخلاف من بقى بعدها مستغنيا فإنه لا يندم عليها بل يسر بها.......... قوله صلى الله عليه وسلم (وابدأ بمن تعول) فيه تقديم نفقة نفسه وعياله لأنها منحصرة فيه بخلاف نفقة غيرهم وفيه الابتداء بالأهم فالأهم فى الأمور الشرعية (شرح النووى على مسلم ، ج۷ص۱۲۴ ، ۱۲۵ ، كتاب الزكاة،باب بيان ان اليد العليا خير من اليد السفلىٰ)

سے ستغنا کر پر للہ

| (خد ضی للہ i سے یت کہ - للہ ٔ یا کہ

مَـنْ اسْتَغْـنٰى أَغْنَاهُ اللّٰهُ، وَمَنِ اسْتَعَفَّ أَعَفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ اِسْتَكْفٰى كَفَاهُ اللّٰهُ(مسند احمد، رقم الحديث ١١٠٦٠)

تر جو ستغنا کرتا للہ غنیٰ یتا جو پاکد چاہتا

للہ پاکد عطاٰ یتا جو¶ یت چاہتا للہ

سے¶ یت عطاٰ یتا مسند حمد

یہ کہ جو حر چیز حاصل کر سے C سو کر سے

پنے پا کھنا چاہتا للہ پاکد = عطاٰ یتا

جو سے سو کر C سے پنے نا کھنا چاہتا للہ

غنیٰ یتا ضر یا غیب سے ٔ یتا جو

للہ • ہو چیز پر کرنا چاہتا سے ضی ہوتا

للہ تعا è عت ¶ یت û عطاٰ یتا سے C سو کر

ضر نہیں ہتی

قال شعيب الارنؤوط: إسناده قوى(حاشية مسند احمد)

(من استعف) بـفاء واحدة مشددة وفي رواية استعفف بفاء ين أى طلب العفة وهي الكف عن الـحـرام وعن السؤال (أعفه الله) أى جعـلـه عـفيـفا من الإعفاف وهو إعطاء العفة وهي الحفظ عن الـمناهي (ومن) تـرقـى مـن هذه المرتبة إلى ما هو أعلى منها و (استغنى) أى أظهـر الغنى عن الخلق (أغناه الله) أى مـلأ الـلـه قـلبه غنى لأن من تحمل الخصاصة وكتم الفقر فصبر علما بأن الله القادر عـلـى كشـفهـا كـان ذلك تعرضا لإزالتها عنه كالمعتر الذى يتعرض ولا يسأل وقد أمر الله بإعطاء الـمـعتر فالله أولى أن يعطى من يتعرض لفضله (ومن سأل الناس) أن يـعطوه من أموالهم مدعيا للفقر (وله عدل خمس أواق) من الفضة جمع أوقية (فقد سأل إلحافا) أى إلحاحا وهو أن يلازم المسؤول حتى يعطيه فهو نصب على الحال أى ملحفا يعني سؤال إلحاف أو عامله محذوف وهو أن يلازم

بقیہ حا صفحے پر ملا ٔ ئیں

سےسو نہکر پرجنت لسا

| با ضی للہ i سے یت کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ تَكَفَّلَ لِيْ أَنْ لَّا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا وَأَتَكَفَّلَ لَهُ بِالْجَنَّةِ .فَقَالَ ثَوْبَانُ أَنَا .فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا (ابوداؤد)

گز صفحے بقیہحا

المسؤول حتى يعطيه من قولهم لحفنى من فضل إلحاله أى أعطانى من فضل ما عنده.

(حم عن رجل من مزينة) من الصحابة وجهالته لا تضر لأن الصحابة عدول وقد رمز المصنف لحسنه(فيض القدير شرح الجامع الصغير، تحت رقم الحديث ۸۴۱۳)

(من استغنى) بالله عمن سواه (أغناه الله) أى أعطاه ما يستغنى به عن الناس ويخلق فى قلبه الغنى فإن الغنى غنى النفس (ومن استعف) أى امتنع عن السؤال (أعفه الله) بتشديد الفاء أى جازاه الله على استعفافه بصيانة وجهه ودفع فاقته (ومن استكفى) بالله (كفاه الله) ما أهمه ورزقه القناعة قال ابن الجوزى :لما كان التعفف يقتضى ستر الحال عن الخلق وإظهار الغنى عنهم كان صاحبه معاملا لله فى الباطن فيقع له الربح على قدر صدقه فى ذلک وقال الطيبى :معنى قوله من استغنى أعفه الله يعف عن السؤال وإن لم يظهر الاستعفاف عن الناس لكنه إن أعطى شيئا لم يتركه يملأ الله قلبه غنى بحيث لا يحتاج إلى سؤال ومن داوم على ذلک وأظهر الاستعفاف وتصبر ولو أعطى لم يقبل فهو أرفع درجة والصبر جامع لمكارم الأخلاق وقال ابن التين :معنى قوله أعفه إما يرزقه من المال ما يستغنى به عن السؤال وإما أن يرزقه القناعة وقال الحرالى :من ظن أن حاجته يسدها المال فليس برا إنما البر الذى أيقن أن حاجته إنما يسددها ربه ببره الخفى وجوده الوفى (فيض القدير شرح الجامع الصغير، رقم الحديث ۸۴۲۱)

رقم الحديث ۱۶۴۳،كتاب الزكاة، باب كراهية المسالة؛ مسند احمد، رقم الحديث ۲۲۳۷۴؛ مستدرک حاكم، رقم الحديث ۱۵۰۰.

قال الحاكم:هذا حديث صحيح على شرط مسلم، ولم يخرجاه.

وقال شعيب الارنؤوط:

اسناده صحيح(حاشية سنن ابى داؤد)

وقال ايضاً:

إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابيه، فمن رجال مسلم .عاصم :هو ابن سليمان الأحول، وأبو العالية :هو رفيع بن مهران الرياحى (حاشيه مسند احمد)

تر سو للہ - للہ ؐ یا کہ با J نت
یتا کہ سے چیز سو نہیں کر میں لئے جنت
J نت یتا ہو | با کہا کہ میں J نت یتا ہو |
با سے چیز سو نہیں کر مسند حمد حا
حدیث سے سے سو نہ کر پر جنت حاصل ہو معلو ہو

سو کر جو حاصل ہو بابرکت نہیں ہوتا

| o یہ n ضی للہ j سے یک حدیث میں یت کہ سو للہ -
للہ ؐ یا کہ

فَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ فَيُبَارَكُ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ وَشَرَهٍ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ (صحيح مسلم)

تر میں نفس سو حر
لئے میں برکت جا سو کر حر
کھے پر یا جیسا کہ تا ½نہیں تا مسلم
سے معلو ہو کہ جو سو کر یا بھیک نگ کر حاصل جا میں برکت
نہیں ہو سے نسا ضر یا نہیں ہو جیسا کہ کہ
سے ½نہیں تا

(من تكفل) من استفهامية أي ضمن والتزم (لي) ويتقبل مني (أن لا يسأل الناس شيئا) أي من السؤال أو من الأشياء (فأتكفل) بالنصب والرفع أي أتضمن (له بالجنة) أي أولا من غير سابقة عقوبة. وفيه إشارة إلى بشارة حسن الخاتمة (فقال ثوبان أنا) أي تضمنت أو أتضمن (فكان) ثوبان بعد ذلك (لا يسأل أحدا شيئا) أي ولو كان به خصاصة.

واستثنى منه إذا خاف على نفسه الموت فإن الضرورات تبيح المحظورات بل قيل إنه لو لم يسأل حتى يموت يموت عاصيا(عون المعبود، ج۵ص ۳۹، كتاب الزكاة، باب كراهية المسألة)

رقم الحديث ۱۰۳۷ "۹۸" كتاب الزكاة، باب النهي عن المسألة.

سے سو کر پر فاقہ بند نہیں ہوتا

| ضی للہ j سے یت کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَصَابَتْہُ فَاقَۃٌ فَأَنْزَلَھَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُہٗ وَمَنْ أَنْزَلَھَا بِاللّٰہِ أَوْشَکَ اللّٰہُ لَہٗ بِالْغِنٰی إِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ أَوْ غِنًی عَاجِلٍ (ابوداؤد)

تر سو للہ- للہ یا کہ فاقہ پہنچا

سامنے سو بھیک نگی فاقہ بند نہیں

جا للہ سامنے یب کہ للہ سے غنی

یا کریا لد کر تر مسند حمد حا

سے معلو ہو کہ معمو ضر تے نہ کر سے سو کر سے

فقر فاقہ میں یدضافہ ہوتا کر للہ تعا طر جو کر سے

سے نجا حاصل ہو

| آ ضی للہ j سے یت کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِہٖ بَابَ مَسْأَلَۃٍ مِنْ غَیْرِ فَاقَۃٍ نَزَلَتْ بِہٖ، أَوْ عِیَالٍ لَا یُطِیْقُھُمْ فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ بَابَ

رقم الحديث ۱٦٤٥، كتاب الزكاة، باب فى الاستعفاف، سنن الترمذى، رقم الحديث ۲۳۲٦، مسند احمد، رقم الحديث ۳۸٦۹؛ مستدرک حاکم، رقم الحديث ۱٤۸۲.

قال الترمذى:

هذا حديث حسن صحيح غريب.

وقال الحاكم:

هذا حديث صحيح الإسناد، ولم يخرجاه.

وقال شعيب الارنؤوط:

اسناده حسن (حاشية سنن ابى داؤد وحاشية مسند احمد)

الفَاقَةِ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (شعب الإيمان للبيهقى)

تر سو للہ- للہ یا کہ پنے پرسو کر

کھو یا ہل ó سا طر فاقہ پیش

نہیں یا تھا نہیں طا تےنہیں للہ پرفاقہ

طریقہ سے کھو سے نہیں ہو بیہقی

| نے لرĆ عو ضی للہ j سے یک حدیث میں سو للہ- للہ یہ

ش مر کہ

وَلا يَفْتَحُ عَبْدٌ بَابَ مَسأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ (مسند الإمام أحمد بن حنبل، رقم الحديث ١٦٧٤)

تر جو بند سو کر کھو للہ پرفقر فاقہ

کھو یتا مسند حمد

سے معلو ہو کہ سو کر بھیک C سے فقر فاقہ کھلتا

رقم الحديث ٣٢٥٠، كتاب الزكاة،فصل فى الاستعفاف عن المسألة، تهذيب الآثار للطبرى رقم الحديث ٢١.

قال المنذرى:

رواه البيهقى وهو حديث جيد فى الشواهد(الترغيب والترهيب، تحت رقم الحديث ١١٩٠، كتاب الصدقات الترغيب فى أداء الزكاة وتأكيد وجوبها)

قال شعيب الارنؤوط:حسن لغيره، وهذا إسناد ضعيف لجهالة قاص أهل فلسطين(حاشية مسند احمد)

(وعن ابن مسعود قال :قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم " :-من أصابته فاقة ") أى: حاجة شديدة، وأكثر استعمالها فى الفقر وضيق المعيشة "فأنزلها بالناس "أى :عرضها عليهم، وأظهرها بطريق الشكاية لهم، وطلب إزالة فاقة منهم .قال الطيبى :يقال :نزل بالمكان، ونزل من علو، ومن المجاز نزل به مكروه، وأنزلت حاجتى على كريم، وخلاصته أن من اعتمد فى سدها على سؤالهم "لم تسد فاقته "أى :لم تقض حاجته، ولم تزل فاقته، وكلما تسد حاجة أصابته أخرى أشد

بقیہ حا صفحے پر ملا ئیں

پیشہ بھکا سائل مسکین نہیں

| ، یر ضی للہ i سے یت کہ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ تَرُدُّہُ الْأُکْلَۃُ وَالْأُکْلَتَانِ وَلٰکِنَّ الْمِسْکِیْنَ الَّذِیْ لَیْسَ لَہٗ غِنًی وَیَسْتَحْیِیْ أَوْ لَا یَسْأَلُ النَّاسَ إِلْحَافًا(بخاری)

تر - للہ یا کہ مسکین نہیں کہ جو یک یک لقمو چند ٹکو لئے بد ٹھوکر تا پھر e مسکین پا نہ ہو سے سو کر سے شر یا پیچھے پڑ کرسو نہ کر

یک یت میں یو g ہیں کہ

لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ یَطُوْفُ عَلَی النَّاسِ تَرُدُّہُ اللُّقْمَۃُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَۃُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰکِنَّ الْمِسْکِینَ الَّذِیْ لَا یَجِدُ غِنًی یُغْنِیْہِ وَلَا یُفْطَنُ بِہٖ فَیُتَصَدَّقُ عَلَیْہِ وَلَا یَقُوْمُ فَیَسْأَلُ النَّاسَ(بخاری)

گز صفحے بقیہ حا

منها "ومن أنزلها بالله "بأن اعتمد على مولاه "أوشك الله "أى :أسرع وعجل "له بالغناء " بفتح الغين والمد :أى :الكفاية، وفى نسخة :بالغنى .قال شراح المصابيح :رواية بالغنى بالكسر مقصورا على معنى اليسار تحريف للمعنى ;لأنه قال :يأتيه الكفاية عما هو فيه (إما بموت عاجل) قيل :بموت قريب له غنى، فيرثه، ولعل الحديث مقتبس من قوله -تعالى -(ومن يتق الله يجعل له مخرجا -ويرزقه من حيث لا يحتسب ومن يتوكل على الله فهو حسبه) "أو غنى "بكسر وقصر : أى :يسار "آجل "أى :بأن يعطيه مالا ويجعله غنيا(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، ج۴ص ۱۳۱٦، كتاب الزكاة،باب من لا تحل له المسألة ومن تحل له)

رقم الحديث ۱۴۷٦، كتاب الزكاة، باب قول الله تعالى لا يسألون الناس إلحافا، مسند احمد رقم الحديث ۹۸۹۰،صحيح ابنِ حبان رقم الحديث ۳۲۹۸.

رقم الحديث ۱۴۷۹، كتاب الزكاة، باب قول الله تعالى لا يسألون الناس إلحافا.

تر مسکین نہیں کہ جو پا یک یک لقمو یک
یک L چندٹکو لئے چکر ٹا پھر e مسکین
پا پنی ضر کر لئے نہیں
حالت پر ظا، نہیں کہ طر سے صدقہ یا جا
سے سو کر لئے نہیں ہوتا
سے معلو ہو کہ صل مسکین صدقہ سفید پا
ہیں جو پا جاجاکر پیچھے پڑکر چھو چھو چیز سو نہیں کر
جیسا کہ پیشہ بھکا حا کہ یک یک $ خاطر
پا چکر ٹتے با میں متے پھر ہیں مسکین › کر کرنا
Æ پر مبنی سفید þ کر یا سے معلو
کر کر چاہئے

(وعنه) أى عن أبى هريرة (قال :قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم " :-ليس المسكين ") أى المذكور فى قوله -تعالى -(إنما الصدقات للفقراء والمساكين)والمعنى ليس المسكين شرعا المسكين عرفا وهو "الذى يطوف "أى يدور ويتردد "على الناس "فى أصل ابن حجر على الأبواب "ترده اللقمة واللقمتان والتمرة والتمرتان "جملة حالية .قال ابن الملك :أى ليس المسكين من يتردد على الأبواب ويأخذ لقمة فإن من فعل هذا ليس بمسكين لأنه يقدر على تحصيل قوته، والمراد ذم من هذا فعله إذا لم يكن مضطرا، وقال الطيبى :فينبغى أن لا يستحق الزكاة، وقيل :ليس المراد نفى استحقاقه بل إثبات المسكنة لغير هذا المتعارف بالمسكنة وإثبات استحقاقه أيضا اهـ وهذا القيل هو القول لأن كلا منهما مصرف الزكاة حيث لا شىء لهما لكن الثانى أفضل وهذا معنى قوله "ولكن المسكين "وفى نسخة بتشديد النون أى :الكامل فى المسكنة "الذى لا يجد غنى "أى شيئا أو مالا "يغنيه "أى عن غيره ويكفيه "ولا يفطن به " بصيغة المجهول أى لا يعلم باحتياجه "فيتصدق "بالرفع والنصب مجهولا "عليه ولا يقوم "أى لا يتعرض "فيسأل الناس "بالرفع والنصب معلوما بل يخفى حال نفسه، وفى الحديث إشارة إلى ما فى الكلام القديم (للفقراء الذين أحصروا فى سبيل الله لا يستطيعون ضربا فى الأرض يحسبهم الجاهل أغنياء من التعفف تعرفهم بسيماهم لا يسألون الناس إلحافا)أى أصلا وفيه حجة لما ذهب إليه أبو حنيفة ومالك ومن تبعهما من أن المسكين هو الذى لا يملك شيئا فهو أسوأ حالا من الفقير لأنه يملك ما لا يكفيه (مرقاة المفاتيح، ج۴ص ۱۳۰۴ ، كتاب الزكاة، باب من لا تحل له الصدقة)

بڑھا لئے C پر عید

، یہ رضی للہ i سے یت کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَھُمْ تَکَثُّرًا فَإِنَّمَا یَسْأَلُ جَمْرًا فَلْیَسْتَقِلَّ أَوْ لِیَسْتَکْثِرْ (مسلم)

تر سو للہ۔ للہ یا کہ جو سے سو

کر تا کہ پنے پا بڑ جا

سو کر ہا مرضی یا یا مسلم

یہ کہ حر بڑھا لئے سو کر پنے لئے

عذ کرتا یا سو کرتا تنا ہی عذ کٹھا

کرتا لہٰذ بڑھا خاطر تھو یا یا C سے پنے نا چاہیئے

غیر C پر Đ ۔ میں عذ

با ضی للہ i سے یت کہ

رقم الحديث ١٠٤١ "١٠٥" كتاب الزكاة، باب كراهة المسألة للناس،سنن ابنِ ماجه، رقم الحديث ١٨٣٨.

(وعن أبي هريرة قال :قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم " :-من سأل الناس أموالهم ") أي شيئا من أموالهم، يقال سألته الشيء وعن الشيء قاله الطيبي فنصبه لنزع الخافض أو على أنه مفعول به، وقيل :بدل اشتمال "تكثرا "مفعول له أي ليكثر ماله لا للاحتياج "فإنما يسأل جمرا " أي قطعة من نار جهنم، يعني ما أخذ سبب للعقاب بالنار، وجعله جمرا للمبالغة فهذا كقوله (إن الذين يأكلون أموال اليتامى ظلما إنما يأكلون في بطونهم نارا) أي ما يوجب نارا في العقبى وعارا في الدنيا، ويجوز أن يكون جمرا حقيقة يعذب به كما ثبت لمانعي الزكاة "فليستقل "أي من السؤال أو الجمر "أو ليستكثر "أي ليطلب قليلا أو كثيرا وهذا توبيخ له أو تهديد، والمعنى سواء استكثر منه أو استقل(مرقاة المفاتيح، ج٤ص ١٣٠٩، كتاب الزكاة، باب من لا تحل له المسألة ومن تحل له)

عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَنۡ سَأَلَ مَسۡأَلَةً وَهُوَ عَنۡهَا غَنِیٌّ
كَانَتۡ شَیۡئًا فِیۡ وَجۡهِهٖ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ (مسند احمد رقم الحدیث ۲۲۴۲۰)

تر - للہ یا کہ چیز سو
میں ضر نہیں Ð ۔

n میں سو نشا ہو مسند حمد

| ن للہ ضی للہ j سے یت کہ

قَـالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ :مَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَسۡأَلُ النَّاسَ
حَتّٰی یَأۡتِیَ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ وَلَیۡسَ فِیۡ وَجۡهِهٖ مُزۡعَةُ لَحۡمٍ (مسلم)

تر سو للہ - للہ یا کہ سےسو کرتا
ہتا تک کہ Ð ۔ حا میں کہ

n میں شت نہیں ہو مسلم

یہ عید لئے جوکہ نہیں کر سے نہیں
با جو سے Ð ۔ میں لت سو کہ ہی

قال الهیثمی:

رواه احمد والبزار والطبرانی فی الکبیر ورجال أحمد رجال الصحیح(مجمع الزوائدج۳ص۹۶، تحت رقم الحدیث ۴۵۲۲،باب ما جاء فی السؤال)

وقال المنذری:

رواه أحمد والبزار والطبرانی ورواة أحمد محتج بهم فی الصحیح (الترغیب والترهیب، تحت رقم الحدیث ۱۱۹۳،کتاب الزکاة،الترهیب من أخذ ما دفع من غیر طیب نفس المعطی)

وقال شعیب الارنؤوط:

حدیث صحیح(حاشیة مسند احمد)

رقم الحدیث ۱۰۴۰ "۱۰۴" کتاب الزکاة، باب کراهة المسألة للناس،بخاری رقم الحدیث ۱۴۷۴.

ضح کر لئے عذ میں جا

ضر Ê جائزنہیں

l مخا ہلا ضی للہ i سے یک حدیث میں یت کہ سو للہ - للہ یا کہ

یَا قَبِیْصَۃُ إِنَّ الْمَسْأَلَۃَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَۃٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَۃً فَحَلَّتْ لَہُ الْمَسْأَلَۃُ حَتّٰی یُصِیْبَہَا ثُمَّ یُمْسِکُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْہُ جَائِحَۃٌ اِجْتَاحَتْ مَالَہُ فَحَلَّتْ لَہُ الْمَسْأَلَۃُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِنْ عَیْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَیْشٍ ،وَرَجُلٍ أَصَابَتْہُ فَاقَۃٌ حَتّٰی یَقُوْمَ ثَلَاثَۃٌ مِنْ ذَوِی الْحِجَا مِنْ قَوْمِہٖ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَۃٌ فَحَلَّتْ لَہُ الْمَسْأَلَۃُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِنْ عَیْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَیْشٍ ،فَمَا سِوَاہُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَۃِ یَا قَبِیْصَۃُ سُحْتًا یَأْکُلُہَا صَاحِبُہَا سُحْتًا (مسلم)

تر سو کرنا لئے نہیں سو تین X میں سے یک لئے یک پر یا تا یا غیر ہو پا نہ ہو لئے

(وعن عبد اللہ بن عمر قال :قال رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم " :-ما یزال الرجل یسأل الناس ") أی من غیر استحقاق بلسان القال أو بیان الحال "حتی یأتی یوم القیامۃ لیس فی وجہہ مزعۃ لحم "بضم المیم وکسرہا مع سکون الزای بعدہا عین مہملۃ وحکی فتح المیم أیضا والضم ہو المحفوظ عند المحدثین أی قطعۃ یسیرۃ من اللحم، قال الطیبی :أی یأتی یوم القیامۃ ولا جاء لہ ولا قدر، من قولہم لفلان وجہ فی الناس أی قدر ومنزلۃ أو یأتی فیہ ولیس علی وجہہ لحم أصلا إما عقوبۃ لہ وإما إعلاما بعملہ اھـ وذلک بأن یکون علامۃ لہ یعرفہ الناس بتلک العلامۃ أنہ کان یسأل الناس فی الدنیا فیکون تفضیحا لحالہ وتشہیرا لما لہ وإذلالا لہ کما أذل نفسہ فی الدنیا وأراق ماء وجہہ بالسؤال، ومن دعاء الإمام أحمد :اللہم کما صنت وجہی عن سجود غیرک فصن وجہی عن مسألۃ غیرک(مرقاۃ المفاتیح، ج۴ص ۱۳۰۹، کتاب الزکاۃ، باب من لا تحل لہ الصدقۃ) رقم الحدیث ۱۰۲۴"۱۰۹" کتاب الزکاۃ ، باب من تحل لہ الصدقۃ.

ضر سو کرنا ہوجاتا تک کہ سے
جا پھر سو سے جا پر
فت حا شہ پیش جا مثلاً ہوجا یا کہ جا یا لگ
جا یا سی طر حا شہ پیش جا ضا ہوجا
لئے سو کرنا ہوجاتا تک کہ ضر یا ند پا
سا حاصل نہ ہو Ä فاقہ پیش جا
کہ تین مند ہی کہ # فاقہ بت9
_ لئے سو کرنا ہوجاتا تک کہ پنی
ضر پا فقر فاقہ ہوجا پس Ê
سو کرنا حر کہ سو کر سو کر حر تا مسلم
تین ہی پنے سے مر یہ کہ فاقہ چھی طر ثبو ہوجا سی لئے
گر ہی با میں ثبو ہوجا یہیÖ
ہی کر لئے کیا کہ طر سے
غربت پر سے نفس میز ہو سے،
یک پنے غریب سمجھتا سے یہ معلو ہو کہ
میں غریب ضر مند ہو پر یہی نہ ہو سے صر نفس
پر پنے ضر مند > کر سو کرنا مناسب نہیں

والمراد المبالغة فی ثبوت الفاقة، قال الصغانی :هكذا وقع فی كتاب مسلم :يقوم، والصحيح :يقول باللام، وكذا أخرجه أبو داود وكذا فی المصابيح، وأجيب بأن تقدير القول مع القيام آكد، وأغرب ابن حجر قال :وبما تقرر فی معنى "يقوم"، اندفع قول الصغانی ووجه غرابته أن كلام الصغانی فی تصريح الرواية لا فی تصحيح الدراية مع أن عدم الاحتياج إلى التقدير أظهر فی مقام التقرير، هذا وقد أبعد من قال إن "يقوم "بمعنى "يقول"، وصححه ابن حجر ووجه بعده أن القول يأتی بمعنى الفعل لا العكس كما فی هذا المحل فتأمل .قال ابن الملك :وهذا على سبيل

بقیہ حا صفحے پر ملا ئیں

ضی للہ i سے یت کہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ: لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ، أَوْ لِذِي غُرْمٍ مُفْظِعٍ، أَوْ لِذِي دَمٍ مُوجِعٍ

(مسند احمد رقم الحديث ١٢٢٧٨)

تر - للہ یا کہ سو کرنا لئے نہیں سو

تین یک شدید فقر فاقہ لئے

لئے نہ ہو Ä

لئے قا لئے پر یت ہو قا پا

یت نہ ہو مسند حمد

گز صفحے بقیہ حا

الاستحباب والاحتياط ليكون أدل على براء ة السائل عن التهمة فى ادعائه وأدعى للناس إلى سرعة إجابته، وخص بكونهم من قومه لأنهم هم العالمون بحاله وهذا من باب التبيين والتعريف إذ لا مدخل لعدد الثلاث من الرجال فى شىء من الشهادات عند أحد من الأئمة، وقيل :إن الإعسار لا يثبت عند البعض إلا بثلاثة لأنها شهادة على النفى فثلثت على خلاف ما اعتيد فى الإثبات للحاجة، وقال السيد جمال الدين نقلا عن التخريج :أخذ بظاهر الحديث بعض أصحابنا، وقال الجمهور : يقبل من عدلين وحملوا الحديث على الاستحباب، وهذا محمول على من عرف له مال فلا يقبل قوله فى تلفه والإعسار إلا ببينة، وأما من لم يعرف له مال فالقول قوله فى عدم المال "فحلت له المسألة "أى فسبب هذه القرائن الدالة على صدقه فى المسألة صارت حلالا له "حتى يصيب قواما من عيش، أو قال سدادا من عيش "ويختلف فاعل قال باختلاف من وقع له الشك فتأمل " فما سواهن "أى هذه الأقسام الثلاثة من المسألة يا قبيصة "سحت "بضمتين وبسكون الثانى وهو الأكثر هو الحرام الذى لا يحل كسبه لأنه يسحت البركة أى يذهبها "يأكلها "أى يأكل ما يحصل له بالمسألة، قاله الطيبى :والحاصل يأكل حاصلها "صاحبها سحتا "نصب على التمييز أو بدل من الضمير فى يأكلها وجعله ابن حجر حالا، قال ابن الملك :وتأنيث الضمير بمعنى الصدقة والمسألة(مرقاة المفاتيح، ج٤ص١٣٠٨، كتاب الزكاة، باب من لا تحل له المسألة ومن تحل له،الفصل الأول)

قال شعيب الارنؤوط:

حسن لغيره(حاشية مسند احمد)

یہ حدیث گز حدیث یب یب

| ضی للہ j سے یک حدیث میں یت کہ سو للہ- للہ

یا کہ

مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيهِ، فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ،قَالُوا:يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا يُغْنِيهِ ؟ قَالَ:مَا يُغَدِّيهِ أَوْ يُعَشِّيهِ (مسند احمد)

تر سو پا گز یا چیز

إن المسألة لا تصلح "أى :لا تحل ولا تجوز ولا تصح "إلا لثلاثة :لذى فقر مدقع "أى: شديد "أو لذى غرم "أى :غرامة أو دين "مفظع "أى :فظيع وثقيل وفضيح، قال ابن الملك : هذا لفظ الحديث لكن الحكم جواز السؤال لأداء الدين وإن كان قليلا تحل له الصدقة، فيعطى من سهم الغارمين اهـ .وفيه ما فيه من أن لفظ الحديث مخالف للحكم أو الحكم يخالفه، وهذا خلف مع أنه خلاف المذهب، إذ الحكم جواز أخذ الزكاة لأداء الدين، لا جواز السؤال كما تقدم، وقوله من سهم الغارمين مبنى على مذهب الشافعى خلافا للمذهب كما هو معلوم من الخلاف المرتب "أو لذى دم موجع "بكسر الجيم وفتحها أى :مؤلم، والمراد دم يوجع القاتل وأولياء ه بأن تلزمه الدية، وليس لهم ما يؤدى به الدية، ويطلب أولياء المقتول منهم، وتنبعث الفتنة والمخاصمة بينهم، وقيل: هو الذى يوجع أولياء المقتول فلا تكاد ثائرة الفتنة تطفأ فيما بينهم، فيقوم له من يتحمل الحمالة، وقد ذكر ذلک فيما سبق، وقيل :هو أن يتحمل الدية فيسعى فيها، ويسأل حتى يؤديها إلى أولياء المقتول لتنقطع الخصومة، وليس له ولأوليائه مال، ولا يؤدى أيضا من بيت المال، فإن لم يؤدها قتلوا المتحمل عنه، وهو أخوه أو حميمه، فيوجعه قتله(مرقاة المفاتيح، ج۴ص۱۳۱۵، كتاب الزكاة، باب من لا تحل له المسألة ومن تحل له)

رقم الحديث ۱۷۶۲۵، صحيح ابنِ حبان رقم الحديث ۳۳۹۴،ابو داؤد رقم الحديث ۱۶۲۹.

قال شعيب الارنؤوط:

إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير صحابيه فقد روى له أبو داود والنسائى(حاشية مسند احمد)

وقال ايضاً:

حديث صحيح، وهذا إسناد حسن(حاشية سنن ابى داوٗد)

وقال ايضاً:

إسناده صحيح على شرط البخارى غير صحابيه، فقد روى له أبو داود والنسائى(حاشية ابنِ حبان)

جو کہ عر ُکر کٹھا جہنم
گز یاکہ جو ٰ للہ - للہ سو مر سے
ش ضر کر مسند حمد

یک بیت خرمیں یوg ہیں کہ

قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، وَمَا الْغِنَاءُ الَّذِىْ لَا يَنْبَغِىْ مَعَهُ الْمَسْأَلَةُ ؟قَالَ: أَنْ يَّكُوْنَ لَهُ شَبْعُ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ أَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ (صحیح ابنِ خزیمۃ)

تر عر کیا کہ گز کہ ہو ہو سو کرنا
ست نہیں سے مر سو للہ - للہ ٰ یا کہ
پا یک یک یا یک یک گز
ہو خز

سے معلو ہو کہ پا یک ضر یا مثلاً سے g غیر
ہو سو کرنا منع نکہ شدید فاقہ میں
ت نہیں یا جاتا حالت میں حا یث میں سو ت یا کیا ت غیر
o ملہ لگ پہلے کر گز]
گر سو صدقہ ہو
LL میں حر نہیں حا حا یث سے ضر سو
کر ممانعت معلو ہو مگر فسو کہ سے سو کر
بھیک C پیشہ e بڑ تجا خیا کر

رقم الحديث ٢٣٩١، كتاب الزكاة، باب كراهة المسألة من الصدقة إذا كان سائلها واجدا غداء أو عشاء الخ.

قال الألبانی :

إسناده صحيح على شرط مسلم(حاشية صحيح ابنِ خزيمة)

ﷲحفاظت نجا عطا ٗ مین

ﷲ نا پرسو کر ینے

ا ، یرضی ﷲ i سے یت کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:مَنْ سَأَلَکُمْ بِاللّٰہِ فَأَعْطُوْہُ،

والثالث :الغنى الذى يحرم به السؤال، ولا يحرم الاخذ ولا الدفع من غير سؤال :قال بعضهم: خمسون درهما .وقال عامة العلماء :إذا ملك قوت يومه وما يستر به عورته، فلا يحل له السؤال، فأما إذا لم يكن، فلا بأس به .وأما الفقير إذا كان قويا مكتسبا فيحل به أخذ الصدقة، ولا يحل له السؤال(تحفة الفقهاء للسمرقندى ج ا ص ٣٠٢،كتاب الزكاة، باب من يوضع فيه الصدقة)

والمسكين من لا شيئ له فيحتاج للمسألة لقوته أو ما يوارى بدنه ويحل له ذلك بخلاف الأول(اى الفقير) حيث لا تحل المسألة له فإنها لا تحل لمن يملك قوت يومه بعد سترة بدنه ، وعند بعضهم لا تحل لمن كان كسوبا أو يملك خمسين درهما ......ونصاب يحرم المسألة وهو ملك قوت يومه أو لا يملكه لكنه يقدر على الكسب أويملك خمسين درهما على الخلاف فى ذلك (فتح القدير، ج٢ص ٢٦١،كتاب الزكاة،باب من يجوز دفع الصدقة إليه ومن لا يجوز)

والصواب من القول فى ذلك عندنا :أن المسألة مكروهة لكل أحد إلا المضطر يخاف على نفسه التلف بتركها ، فإن من كان قد بلغ حد الخوف على نفسه من الجوع ولا سبيل له إلى ما يقيم به رمقه ، ويرد عن نفسه الضرورة الحالة به إلا بالمسألة ، فإن عليه المسألة فرضا واجبا ؛ لأنه لا يحل له إتلاف نفسه ، وهو يجد السبيل إلى إحيائها بما أباح الله له بها إحياء ها به ، والمسألة مباحة لمن كان ذا فاقة وفقر ، وإن كرهناها له ، وقد وجد عنها مندوحة بما يقيم به رمقه من عيش وإن ضاق ، وإنما كرهناها على السبيل التى وصفنا ، لمن كرهنا له ؛ لتتابع الأخبار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بما ذكرنا قبل..........وقلنا :هى مع ذلك مباحة لمن كان ذا فاقة وفقر ؛ لتظاهر الأخبار عن النبى صلى الله عليه وسلم فى الأخبار التى وردت عنه بالوعيد عليها أو بتحريمها موصولة بالشروط التى ذكرناها ....والمسألة تكره جميعها لمن وجد عنها مندوحة ، ولا نحرمها فنلزم السائل المأثم بها ، إلا سائلا سأل عن غنى مكثرا بها ماله ، فأما فى غرم لحقه فلم يكن فى ماله وفاء به ، أو فى حمالة تحملها لم يكن فى ماله لها سعة ، أو فى فاقة نزلت به وحاجة لا يقدر على سدها إلا بالمسألة ؛ فإن المسألة له جائزة حلال ، وإن اخترنا له الاستعفاف والتجمل والصبر ، والفزع إلى ربه عز وجل فى كشف النازل به من ذلك ، فإنه الجواد الذى لا يخاف بسعة الإفضال الفقر ، ولا تنقص خزائنه كثرة البذل .وبنحو الذى قلنا فى ذلك تظاهرت الأخبار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، وذلك الخبر الذى ذكرنا عن قبيصة بن المخارق وغيره ، وبه قالت جماعة العلماء من السلف والخلف(تهذيب الآثار للطبرى،تحت رقم الحديث ٧٩، باب ذكر من أنكر المسألة بكل حال)

وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ، وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ، وَلَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ (مسند الإمام أحمد، رقم الحديث ١٠٦٥١)

تر سو للہ - للہ یاکہ جو سے للہ نا پرسو
کر جوتمہیں عو عو J کر گر
ہدیہ میںà یاجا میں J کر گر
طر سے میر à سے عو جا میں عو J
کر مسند حمد

ضی للہ i سے یت کہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَأَعِيذُوهُ، وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوهُ، وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ، وَمَنْ أَتَى إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مَا تُكَافِئُوهُ، فَادْعُوا لَهُ، حَتَّى تَعْلَمُوا أَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ (مسند الإمام أحمد، رقم الحديث ٥٣٦٥)

تر - للہ یاکہ جو سے للہ نا پر پنا
حفاظت پنا حفاظت جو سے للہ نا پرسو
کر جو عو عو J کر جو
Y سا ! کر بدلہ گر چیز نہیں
پا سے بدلہ کر لئے عا ہی کر تنی عا کر
کہ تمہیں ند ہوجا کہ بدلہ کر یا مسند حمد

قال شعیب الارنؤوط:
إسناده صحيح على شرط البخاری (حاشية مسند احمد)
قال شعیب الارنؤوط:
إسناده صحيح على شرط الشيخين (حاشية مسند احمد)

للّٰہ نا سےسو کر Ö ینے Ħ سو کر پرہو

گرنا سو کر _ | یا لد ہو ینے Öنہیں

جو بد | سائل کرسو کر B × نا سو کر

ہو × گرچہ للّٰہ نا پرسو کر نہیں چا§ نکہ

للّٰہ طر C سےمنع لہٰذ یک للّٰہ Ạ̀

للّٰہ نا پریہ کیا پھریہ بر ہو سی لئے حدیث میں للّٰہ نا پر للّٰہ

ضا نا پرسو کر 1 نعت

چنا | سیٰ ضی للّٰہ i سے یت کہ

أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَقُوْلُ: مَلْعُوْنٌ مَنْ سَأَلَ بِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَ مَلْعُوْنٌ مَنْ سُئِلَ بِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ مَنَعَ سَائِلَهٗ مَا لَمْ يَسْأَلْ هَجْرًا (الدعاء للطبرانی، رقم الحديث ٢١١٢)

(من استعاذكم) وفی رواية من استعاذ أی طلب منه الاعاذة مستغيثا (بالله) من ضرورة أو جائحة حلت به أو ظلم ناله أو تجاوز عن جناية (فأعيذوه) أعينوه أو أجيبوه فان اغاثة الملهوف فرض (ومن سألكم بالله) أی بحقه عليكم أخرويا أو دنيويا غير ممنوع شرعا (فأعطوه) ما يستعين به على الطاعة اجلالا لمن سأله فلا يعطى من هو على معصية أو فضول وزاد لفظ بالله اشارة الى ان استعاذته وسؤاله بحق فمن سأل بباطل فانما سال بالشيطان (ومن دعاكم فاجيبوه) وجوبا ان كان لنحو وليمة عرس وندبا فی غيرها ويحتمل لمن دعاكم لمعونة او شفاعة (ومن صنع اليكم معروفا فكافئوه) بمثله أو خير منه (فان لم تجدوا ما تكافئونه) به فی رواية باثبات النون وفی رواية المصابيح حذفها وسقطت من غير جازم ولا ناصب تخفيفا (فادعوا له) وكرروا الدعاء (حتى تروا) أی تعلموا (أنكم قد كافأتموه) يعنی من احسن اليكم أی احسان فكافئوه بمثله فان لم تقدروا فبالغوا فی الدعاء له جهدكم حتى تحصل المثلية (التيسير بشرح الجامع الصغير، للمناوی، ج٢، ص٣٩٦، حرف الميم)

قال المنذری: رواه الطبرانی ورجاله رجال الصحيح إلا شيخه يحيى بن عثمان بن صالح وهو ثقة وفيه كلام (الترغيب والترهيب، تحت رقم الحديث ١٢٥٧، ترهيب السائل أن يسأل بوجه الله غير الجنة وترهيب المسؤول بوجه الله أن يمنع)

وقال الهيثمی: رواه الطبرانی فی الكبير، وإسناده حسن على ضعف فی بعضه مع توثيق (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ٤٥٦٩)

خد تعا نا پر کر ہیں نکہ پر خا کر نز
مقصو ہوتا جا پر غضب مقصو نہیں ہوتا یہ سم جائز کہ ناجائز
خیر نہ میں جو تھایانہیں
جو گرچہ عا خیر میں ہونا نظر سے نہیں گز مگر
شرعیہ طر نظرکر سے گرچہ ¥ جو Ö ہونا چاہئے
عو جہ سے Ô بدعت ہو پر فتو یئے میر معمو
عا یہ کہ ú Ô میں محض صدقہ کر نا نہیں
سمجھتے e جا کر مر جا بدلہ
سمجھتے ہیں یہ چیز غیرÐسی لئے ضر
با میں جو نہیں ú یہ کہ
جا تئی صدقہ کر پر ضی نہیں ہو خا جا
ہی ضر سمجھتے ہیں ð عا
معلو ہو کہ à صدقہ میں عو خلا شر ناجائز
(5)...... ہی میں یک سو جو با میں طر
سو ید (ہو تے قا یک
à کر ید جانب سے کر شت فقر تصد کر یا یہ
عا ہو کیا طریقہ نا یا یہ طریقہ شر×
ثبو یا نہیں
جو نکہ مقصو فد جا بدلہ ہوتا یہ غر صر
میں ثابت) نہیں لئے یہ طریقہ بدعت
ð عا

(6)...... میں ہی

سو صدقہ میں Ê ت با جا عو جا

کرنا جائز یا نا جائز

صل نہیں

سو گر جائز نسی یت سے نا جائز نسی

سے

یہی کہ ت غیر کہ با

نا Î بنیا Ð پر نہیں لئے ضر

با خا میں نہیں ð عا

(7)...... یک پر | ت اللہ ہیں

(طر سے جو à غیر کر ہیں یہ ٹھیک نہیں معلو

ہوتا نکہ میں محض صدقہ مقصو نہیں ہوتا e میں خیا پر

o ثر جاتا کہ جا بدلہ جا ہو جا یہ شر میں Ê

نہیں گر پر Ð کر پر Ð ہو نہیں

نکہ خلا Ð " چیز Ð پر نہیں

جیسا کہ صو میں ظا مقا z عہ Ft

شر B جامعہ شر B ہو

(8)...... یک مقا پر کہ

غیر ت لہ غیر Ð نہیں

فصل

(9)...... | نا حمد صاحب اللہ حسن میں یک سو

جو میں ہیں

فا (سے حفاظت لئے صدقہ خیر ترغیب مگر

عو با میں یہ ہوکیا کہ جا کرنا ہی ضر

جا جا بدلہ سمجھتے ہیں شر میں ثبو نہیں یہ عو

ساختہ بدعت گر یہ نہ کھاہو میں نکہ

بدعت تائید لہٰذ ناجائز قسم صدقہ خیر کر شر

میں با سو جا کرنا ثابت نہیں یہÆ

چھے چھے میں پایا جاتا لئے پر کہ

& پرخا جہ میں قسم جوà • جا

ہیں ، گزJ نہ کر چشم شی à J کرH سے

گمر ہی تائید ہو حسن با عا

صاحب صو فتو سے چند باتیں معلو ہوئیں

فا (سے حفاظت لئے صدقہ خیر

سنت میں ترغیب مگر عو چھو کر جا

کر ضر سمجھتے ہیں حا نکہ Ô صدقہ نہیں

عو طر پر جا جا بدلہ سمجھتے ہیں حا نکہ شر

میں ثبو نہیں لئے یہ عو ساختہ بدعت

گر یہ نہ ہو تب جا صدقہ کر سے Æ

بدعت تائید ہو لہٰذ ہو صو میں

سے جا جا سے صدقہ کر یا جا

شر میں با میں ث Ê

پر جا کرنا ثابت نہیں عو طر جا

کرنا با Ê لہٰذ بدعت ہو

جا مقصو جا بدلہ جا سمجھنے فاسد

میں چھے چھے ہو ہیں یہ خر عو سے کر

تک9 _ لئے پر کہ خر بدعت

& پر خا جہ ئیں

ینی میں جو قسم à ہیں J نہ کر

یا پس کر یا & ئند لئے خر سے

Y تا سا ضا ہو سے خاطرJ کر

خر پر خا شیe سے بڑ کر چپ چا à

ینی لئےJ کرHہ جہ سے ÔÆ تائید ہو

à صدقہ نیت کرHہ شر Ö

گر نیت کر کہ میر# ہو جا مثلاً(صحت یا ہو جا یا# مسئلہ ہو جا یک à صدقہ میں ہو جا نیت مطا

à ضر ہو

جو یہ کہ ضر نہیں ہو نکہ صر نیت کرHہ سے نہیں ہوتا صر نیت کر لںا شر× نذ نہیں گر پنی نیت مطا Ô کرنا چا لئے فضل یا خیر با یہ ہو کہ میا جہ à یا تنی لیت چیز جو غریبو لئے یا ہو صدقہ کر گر تنی ستطاعت نہ ہو سے لیت چیز یا

صدقہ کر

à صدقہ ﻫ شر Ö

سی طر گر نیت با سے نذ ہوکہ گر#

ہوکا مثلاً# مسئلہ ہوکا یکà صدقہ یا یکà کر

صو میں à یا à کرنا ضر ہو صو میں حنفیہ

نز یک نہ خا à صدقہ کرنا ضر ہو نہ ہی کرنا ضر ہو صل

تنی لیت صدقہ سا متعلق ہو تنی لیت یا چیز سے صدقہ

کر جائز ہو

فی الحاوی :ذکـر هشام فی نوادره عن محمدرحمه الله تعالیٰ :إذا نـذر ذبح شاة لا يأكل منها الناذر، ولو أكل فعليه قيمة ما أكل(المحيط البرهانی، ج۹ص ۴۲۰، كتاب الاضحية ، الفصل الثانی)

(ولـو قـال إن بـرئـت مـن مـرضی هذا ذبحت شاة أو علی شاة أذبحها فبرء لا يلزمه شیء)لأن الذبح ليـس مـن جنسه فرض بل واجب كالأضحية (فلا يصح) (إلا إذا زاد وأتـصدق بلحمها فيلزمه) لأن الصدقة من جنسها فرض وهی الزكاة فتح وبحر ففی متن الدرر تناقض منح.

(ولـو قـال لـلـه عـلی أن أذبح جزورا وأتصدق بلحمه فذبح مكانه سبع شياه جاز) كذا فی مجموع النوازل ووجهه لا يخفی(الدرالمختار مع شرحه ردالمحتار، ج۳ص ۷۳۹، ۷۴۰، كتاب الايمان)

(قـوله لأن الذبح ليس من جنسه فرض إلخ) هـذا التعليل لصاحب البحر، وينافيه ما فی الخانية قال : إن برئت من مرضی هذا ذبحت شاة فبرء لا يلزمه شیء إلا أن يقول فلله علی أن أذبح شاة اهـ :وهی عبـارـة متـن الدرر وعللها فی شرحه بقوله لأن اللزوم لا يكون إلا بالنذر والدال عليه الثانی لا الأول اهـ.فـأفاد أن عدم الصحة لكون الصيغة المذكورة لا تدل علی النذر أی لأن قوله ذبحت شاة وعد لا نـذر، ويؤيده ما فی البزازية لو قال إن سلم ولدی أصوم ما عشت فهذا وعد لكن فی البزازية أيضا إن عـوفيـت صمت كذا لم يجب ما لم يقل لله علی وفی الاستحسان يجب ولو قال :إن فعلت كذا فأنا أحج ففعل يجب عليه الحج .اهـ.فعلم أن تعليل الدرر مبنی علی القياس والاستحسان خلافه وينافيه أيضـا قـول الـمـصنف علی شاة أذبحها أو عبارة الفتح فعلی بالفاء فی جواب الشرط إذ لا شك أن هـذا ليس وعدا ولا يقال إنما لم يلزمه شیء لعدم قوله لله علی لأن المصرح به صحة النذر بقوله لله عـلـی حـجة أو عـلـی حـجة فيتعين حمل ما ذكره المصنف علی القول بأنه لا بد أن يكون من جنسه فـرض وحـمـل مـا فـی الـخانية والدرر من صحة قوله لله علی أن أذبح شاة علی القول بأنه يكفی أن يـكـون مـن جـنـسـه واجب، وسيأتی فی آخر الأضحية عن الخانية لو نذر عشر أضحيات لزمه ثنتان لمجیء الأمر بهما.

بقیہ حا صفحے پر ملا ئیں

گرچہ صو میں مسئلہ سے ¥ ند یا کر à صدقہ کرنا

جائز تھا مگر à صد میں پید شد خر مفاسد پر لیت

سے صدقہ کرنا چاہئے

نکہ مفاسد خر جہ سے جہا یک طر صدقہ ضا ہوجاتا

سی سا کیا جاتا کیا 8 نذ میں e جائز نہیں

ہو

حنفیہ نز یک مسئلہ قد یل

Î میں صل Î مقصو کرنا نہیں لانہٗ اتلاف e صدقہ کرنا

جہا کرنا Î مقصو طو پر ثابت ہو ہا کرنا ضر

Î مقصو ہونا با میں شکر جنایت Ê ثابت نہیں

حنفیہ نز یک نذ ہو لئے جہا شر× یہ ضر کہ چیز

جا جنس Î شر× جب ہو ہا یہ ضر کہ

چیز طریقہ پر جا ہی بذ Î مقصو ہو

گز صفحے بقیہ حا

وفـی شرح الوهبانية الأصح وجوب الكل لإيجابه ما لله من جنسه إيجاب، ونقل الشارح هناك عن المصنف أن مفاده لزوم النذر بما من جنسه واجب اعتقادی أو اصطلاحی اهـ ویؤیده أیضا ما قدمناه عـن البـدائع وبـه یعـلـم أن الأصـح أن المراد بالواجب ما یشمل الفرض والواجب الاصطلاحی لا خـصـوص الفرض فقط (قوله فتح وبحر) یـوهـم أنـه فی الفتح ذکر هذا التعلیل مع أن المذکور فیه عبـارـة الـمتـن فقط وکذلک فی البحر معزیا إلی مجموع النوازل (قوله ففی متن الدرر تناقض) أی حیـث صـرح أولا بـأنـه یشتـرط فی النذر أن یکون له أصل فی الفروض ونص ثانیا علی صحة النذر بـقوله لله علی أن أذبح شاة مع أن النذر لیس له أصل فی الفروض، بل فی الواجبات وأجاب ط :بأن مـراده بـالـفـرض مـا یـعـم الـواجب بأن یراد به اللازم فلا تناقض(ردالمحتار، ج۳ص ۷۴۰، کتاب الایمان)

”لِقَوۡلِهٖ تعالیٰ لَاتُبۡطِلُوۡا صَدَقَاتِکُمۡ بِالۡمَنِّ وَالۡاَذٰی“کما مر بحوالة امدادالفتاویٰ

”لانه اعتقاد من غیر دلیل فیکون العمل معه بدعة وبالبدعة لاینعقد النذر “

یہ با جا مرجہ صدقہ ند پا نہیں جا نکہ نہ یہ عید č با

نہ نہ ہی یہ عر میں à صدقہ یا سے

مقصو شت صدقہ ہوتا سی لئے شت صدقہ کرنا

ضر جاتا گر مقصو ہوتا جا میں با شرئط ¼ جاتا مثلاً

à میں یک سا ہونا ضر جاتا گر پھر کہا جا کہ سے

مقصو جا میں با شرئط پایا جانا ضر ہو **لانه هو المعهود**

لئے طر نذ میں شر× عرفاً خا à صدقہ یا کرنا ضر

نہیں e تنی لیت یا چیز صدقہ کرنا

چنا | للہٰ ہیں

با سے مر گر تب } نہ ہو گر

با مر یا نحر با } ہو مر میں

یہ کر تصد صدقہ کر یا à تصد

کر ح ہیں à خرید کر

تصد کر تصد کر گر با مر

پھر ح گر خا سا } تصد

کر گر میں سا } نہ یا نحر میں

à خرید کر با کر **وکل هذا ظاهر من القواعد**

ð لذبائح عہ کر

) ہیں

تصر کہ کرنا غیر یا میں مقصو نہیں یہ

تصر کہ منذ بہ بت مقصو ہونا چاہیے پس گر نذ بالذ

میں صر سے ہوجا تا کہ منذ بہ غیر مقصو

ہووھوباطل سے معلو ہو کہ تصد جا تا کہ

سے مقصو ہوجا قاعد سے معلو ہوتا کہ تصد جب

ہو نا قصد نذر ذبح سے تصد ہوتا پس عرفاًنذربالذبح

نذرلمجموع الذبح والتصدق میں نذ میں

نذ تصر ð ء

کر

| نا حمد صاحب للہ ہیں

سو نذ سے نذ تصد مقصو نہ نذ

نہیں لئے کہ سو حیو نا Î مقصو نہیں جب

مقصو نہیں e تصد مقصو سے ثابت ہو کہ حیو جب نہیں

e چا یہ à کر شت صدقہ کر یا à نذ صدقہ

کر یا صدقہ کر یا بر بر چیز حسن

ð

یک پڑ ہیں

صو شر تحت یہی کہ نذ میں جب نذ

میں نہیں نذ میں تصد نیت ہو تصد جب

ہو

نذ نذ میں یہ تفر صولاً لئے کہ نذ میں

گر تصد نذ نہیں یہ جب ہو جو جو

تصد مستلز نہیں نذ میں Î نہیں لئے نذ

تصد مستلز نہ فعل عاقل تا جو شر×

طر نہیں نذ میں نذ تصد عر گر یہ عر نہ

ہوتا R فعل عاقل لئے شر× نذ تصد ‍ یا جا

غرضیکہ نذ نذ تصد مستلز ہونا نہ جا یہ نذ ہی نہیں

~ کر جا صحت نذ جو تصد صو شر مطا

ہیں فعل Î نہ ہو با جو نذ ہو میں شکا

جو میں یا

میں جہ سے صحت خلا Ð حسن

ð عہ بیچ (کمپنی کر

وَاللّٰہُ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعۡلَمُ وَعِلۡمُہٗ اَتَمُّ وَاَحۡکَمُ.

سے متعلق چند فقہی عد Î

خریں لچسپی لئے میں مطا چند فقہی صو باتیں

جا ہیں

(1)...... Î یا تقر با ہیں یک)

صدقا þ ć کرنا میں

سی طر میں شکر جنایت میں

(þ ñ صرپا جا ہیں þ)

a شت تبر×

مندجہ با قسمو تقر با تقر با لد سے

تعبیر کر سکے ہیں با میں صل ہوتا صدقہ میں) صل

ہو

سے معلو ہو کہ صدقہ میں صل تقر سے حاصل ہوتا

میں نا نہیں کھا جیسا کہ جنایا میں)

صدقہ) کیا میں یک مقا.

ہیں لہٰذ جا مر جہ صدقہ میں تقر یک قسم قسم میں ش

کر گر ہی صل مقصو > جا تقر قسا میں تحریف

کر جیسا کہ عو کہ تنی با سے شت خرید کر صدقہ کرنا

نہیں نکہ صو میں نہیں پایا جاتا جو شر پر یا ہو

جہ سے بدعت ăضر þ جو بعید نہیں کہ میں

ہوکر ہو

(2)...... گر نہ ہو با میں صل Đ تقاضا تصد

تھا مگر جہ سے Đ سے عد کر þ لیت طر

جو کیا مر لہ غیر

جا مر جہ سم میں þ جو نہیں لہٰذ - تصد ہی

ہو Đ صل سے عد کرنا ست نہ ہو

(3)......تقر با لئے " شرئط ہیں گر ہوجائیں یہ

تقر با سے کر تقر با طر ہوجاتا

جا مر جہ صدقہ سم میں سے تقر با جو ہی نہیں پھر میں

تقر Î سمجھنے گنجا ہو

اعلم بأن القرب المالية نوعان نوع بطريق التمليک كالصدقات ونوع بطريق الإتلاف كالعتق ويجتمع فى الأضحية معنيان فإنه تقرب بإراقة الدم وهو إتلاف، ثم بالتصدق باللحم وهو تمليک(المبسوط للسرخسی، ج۱۲ ص۸، کتاب الذبائح، باب الاضحية)

واعلم أن القربة المالية نوعان نوع بطريق التمليک كالصدقات ونوع بطريق الإتلاف كالإعتاق والأضحية، وفى الأضحية اجتمع المعنيان فإنه يتقرب بإراقة الدم وهو إتلاف، ثم بالتصدق باللحم فيكون تمليكا اهـ(تکملة البحرالرائق للطورى، ج۸ص۱۹۷، کتاب الاضحية)

اعلم أن القربة المالية نوعان نوع بطريق التمليک كالصدقات ونوع بطريق الإتلاف كالإعتاق والأضحية، وفى الأضحية اجتمع المعنيان فإنها تقرب بإراقة الدم، وهو إتلاف ثم بالتصرف فى اللحم يكون تمليكا وإباحة(تبيين الحقائق ج۶ ص۲، کتاب الاضحية ، سبب الاضحية وشرائطها)

لأن التضحية ثبتت قربة بالنص واحتمل أن يكون التصدق بعين الشاة أو قيمتها أصلا؛ لأنه هو المشروع فى باب المال كما فى سائر الصدقات إلا أن الشرع نقل من الأصل إلى التضحية وهو نقصان فى المالية(اصول البزدوی مع شرحه کشف الاسرار، ج۱ ص۵۵، باب الامر،القضاء نوعان اما بمثل معقول واما بمثل غیرمعقول)

الأصل فى الأموال التقرب بالتصدق بها لا بالإتلاف وهو الإراقة .إلا أن الشارع نقله إلى إراقة دمها مقيدة بوقت مخصوص حتى أنه يحل أكل لحمها للمالک والأجنبى والغنى والفقير، لأن الناس أضياف الله تعالى فى هذا الوقت(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵ص۹۴،مادة " اضحية ")

فإذا فات معنى التقرب إلى الله تعالى بإراقة الدم يتعين التقرب إلى الله تعالى بالتصدق،

بقیہ حا صفحے پر ملا ئیں

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ.

ì ضو

20 2010 بر جمعر

ضافہ & جب جب 28 پریل 2016 بر جمعر

ثالث

01 لمبا 1437 07 جو 2016 بر

لپنڈ پا

گز صفحے بقیہحا

وذلک بالصرف إلى الفقراء دون الأغنياء (المبسوط للسرخسی ،ج۴ص۱۴۵،کتاب المناسک،باب النذر،عطب الهدى فى الطريق)

(ولنا) أن هذه صدقة مالية فلا تسقط بعد الوجوب إلا بالأداء كزكاة المال، ولا نقول :الأضحية تسقط بل ينتقل الواجب إلى التصدق بالقيمة؛ لأن إراقة الدم لا تكون قربة إلا فى وقت مخصوص أو مكان مخصوص فأما التصدق بالمال قربة فى كل وقت(المبسوط للسرخسی ،ج ۳ص ۱۱۰، كتاب الصوم، باب صدقة الفطر)

ولأنه متمكن من التقرب بالتصدق فى سائر الأوقات، ولا يتمكن من التقرب بإراقة الدم إلا فى هذه الأيام فكان أفضل وأما بعد مضى أيام النحر فقد سقط معنى التقرب بإراقة الدم؛ لأنها لا تكون قربة إلا فى مكان مخصوص وهو الحرم، وفى زمان مخصوص وهو أيام النحر.

ولكن يلزمه التصدق بقيمة الأضحية إذا كان ممن تجب عليه الأضحية؛ لأن تقربه فى أيام النحر كان باعتبار المالية فيبقى بعد مضيها والتقرب بالمال فى غير أيام النحر يكون بالتصدق، ولأنه كان يتقرب بسببين إراقة الدم والتصدق باللحم، وقد عجز عن أحدهما وهو قادر على الآخر فيأتى بما يقدر عليه(المبسوط للسرخسی ، ج۱۲ ص۱۴،كتاب الاضحية، باب الاضحية)